Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِ ہِ الْمَسِیحِ الْمَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 14

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

5/ربیع الثانی 1429 ہجری، 2/شہادت 1388 ہش، 2/اپریل 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

......اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہوئے زندگی بسر کرو......

ارشاد باری تعالیٰ

یَااَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْارَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًاوَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِہٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔ (سورۃ نساء:2)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو۔ اور رحموں کے تقاضوں کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ کَرِ ھْتُمُوْھُنَّ فَعَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّیَجْعَلَ اللّٰہُ فِیْہِ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ (سورۃ نساء: 20)

ترجمہ: اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہوئے زندگی بسر کرو۔ اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو یاد رکھو یہ بالکل ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو تو اس میں خدا تعالیٰ بہت سا بہتری کا سامان پیدا فرمائے۔

فَاسْتَجَابَ لَھُمْ رَبُّھُمْ اَنِّی لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْاُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَ اُوْذُوْافِی سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْاوَ قُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلَاُدْخِلَنَّھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ثَوَابًامِّنْ عِنْدِاللّٰہِ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۔

(سورہ اٰل عمران:196)

ترجمہ:۔ پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول کرلی (اور کہا) کہ تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ہرگز ضائع نہیں کروں گا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم میں سے بعض، بعض سے نسبت رکھتے ہیں پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں دکھ دئے گئے اور انہوں نے قتال کیا اور وہ قتل کئے گئے، میں ضرور ان میں سے ان کی بدیاں دور کروں گا اور ضرور داخل کروں گا انہیں ایسی جنتوں میں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں (یہ) اللہ کی جناب سے ثواب کے طور پر (ہے) اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤمِنِیْنَ اِیْمَاناً اَحْسَنُھُمْ خُلُقاً وَخِیَارُکُم خِیَارُکُم لِنِسَاءِ کُمْ۔ (جامع ترمذی۔ کتاب النکاح باب حق المرءۃ علیٰ زوجھا)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

☆......عَنْ مُعَاوِیَۃَ ابْنِ صَیدَۃَ قَالَ یَارَسُولَ اللّٰہ مَاحَقُّ زَوجِہٖ اَحَدُنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَھَا اِذَاطَعِمْتَ وَتَکْسُوھَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَاتَضْرِبِ الْوَجْہَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَھْجُرْاِلَّا فِی الْبَیْتِ۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح)

ترجمہ: حضرت معاویہ بن صیدۃ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب تو کھانا کھائے تو اس کو بھی کھلا، جب تو پہنے تو اسے بھی پہنا۔ یعنی جس حیثیت کا کھانا تو کھاتا ہے اسی حیثیت کا کھانا اسے بھی کھلا اور جس حیثیت کا لباس تو پہنتا ہے اسی حیثیت کا اسے بھی پہنا۔ اور تو اپنی بیوی کے چہرے پر نہ مار۔ اور ہمہ وقت اسے برا بھلا کہتے رہنے کی عادت ترک کر دونوں کے درمیان اَن بَن ہونے کی صورت میں اس سے علیحدگی اختیار نہ کر مگر گھر کے اندر ہی۔

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے۔ ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرمادیا ہے۔ وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ (سورۃ البقرہ:۲۲۹) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں۔ اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردے کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کردیتے ہیں چاہئے کہ بیویوں کا خاوند سے ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَ ھْلِہٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 418-417)

’’ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کیلئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گنہگار ہوں گے۔ اور جب کہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلاسکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہے تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے اس لئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 218-217)

’’ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے۔ جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جسکا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں۔ وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے۔ جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 148)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جمیل احمد ناصر ایڈووکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

پاکستان میں اللہ کے گھر بھی محفوظ نہیں

۲۷/مارچ کو پاکستان کے گڑبڑ زدہ خیبر شمالی علاقہ میں نماز جمعہ کے دوران نمازیوں سے کھچا کھچ بھری مسجد میں ایک خودکش بمبار نے اپنے آپ کو اڑالیا جس سے ۸۰ سے لیکر ۱۰۰ افراد کے ہلاک ہونے کی خبر ہے۔ جبکہ متعدد افراد زخمی ہوگئے۔ کئی زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ یہ دھماکہ خیبر قبائلی ایجنسی کے جمرود علاقہ میں واقع مسجد میں ہوا۔ دھماکہ سے مسجد کی دونوں چھتیں منہدم ہوگئیں۔ مرنے والوں میں سیکورٹی عملہ کے پانچ ممبر شامل تھے باقی تمام سویلین تھے۔ دھماکہ کے بعد مسجد منہدم ہوگئی اور کئی لوگ ملبہ میں پھنس گئے۔ حملہ آور مادہ آتشگیر سے لدی گاڑی مسجد میں لے آیا جو کہ پاکستان افغانستان شاہراہ پر سکیورٹی چوکی کے قریب واقع تھی۔ صدر آصف علی زرداری نے خودکش حملے کی بھرپور الفاظ میں مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ حملہ کرنے والے ملک وقوم کے دشمن ہیں۔

جہاں خدائی حکم کے مطابق کسی بھی جان کو ناحق قتل کرنا پوری انسانیت کا قتل ہے اور بڑا گناہ ہے وہاں اس قدر بے قصور جانوں کو ہلاک کرنا گناہ کی کس حد میں شمار کریں۔ ان ہلاک ہونے والوں میں ہوسکتا ہے کوئی باپ مرا ہو جس کے پیچھے اس کے بچے لاوارث رہ گئے ہوں اور آگے ان کا پرسان حال بھی کوئی نہ ہو۔ ہوسکتا ہے کسی کا جوان بیٹا مر گیا ہو جو اپنے خاندان کا واحد سہارا ہو۔ اس شرمناک واقعہ پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات وارشادات لفظ بلفظ پورے ہوتے ہیں کہ آخری زمانہ میں اسلام نام کا رہ جائے گا اور مساجد بظاہر آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گے۔ آج اکثر مساجد کا یہی حال ہے اور ان مساجد کے ائمہ جو علماء کہلاتے ہیں نہایت بداعمالیوں میں مبتلا ہیں تقویٰ وخدا ترسی سے عاری ہو چکے ہیں اور ان کا کام فتنہ وفساد بن چکا ہے جو فتنے پیدا کرتے ہیں وہ بالآخر ان کی طرف ہی عود کر آتے ہیں۔ ملک پاکستان جو خدا کے نام پر حاصل کیا گیا کی حالت یہ ہے کہ اس کے ارباب مملکت خدا کے نام سے ہی غافل ہیں اور ایسے قانون بنا چکے ہیں کہ خدا کا نام لینا بھی وہاں جرم بن گیا ہے۔ ۱۹۸۴ء سے صدر مملکت ضیاء الحق کی طرف سے احمدیوں کے لئے یہ آرڈیننس جاری ہوا ہے کہ اگر احمدی کلمہ پڑھیں یا اذان دیں یا اسلامی اصطلاحات کا استعمال کریں، مساجد کو مساجد کہیں تو ان کو قید کر دیا جائے۔ پاکستانی تاریخ میں وہ نظارے بھی محفوظ ہیں کہ قانون کے مطابق احمدی مساجد پر سے کلمہ طیبہ مٹایا گیا مساجد کو مسمار کیا گیا اور خدا کا نام بلند کرنے پر بیسیوں افراد کو سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا گیا اور آج یہ حال ہے کہ وہاں خدا کے گھر بھی محفوظ نہیں پہلے بھی متعدد بار مساجد پر حملے ہوئے اور نمازیوں کو ہلاک کیا گیا۔ ایسی صورت حال میں مسجد میں جانے والا ہر شخص سوچتا ہوگا کہ کہیں وہ بلاقصور ہلاک نہ کر دیا جائے۔ اس واقعہ نے ہر سچے مسلمان کے دل کو زخمی کر دیا ہے۔ ایسی حرکتیں کرنے والے اسلام کے دشمن ہیں اور اسے بدنام کرنے والے ہیں جہاں ہم مرنے والوں کے عزیز واقرباء سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ وہاں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم پر رحم کرے ان کو ہدایت دے اور امام مہدی علیہ السلام کو ماننے کی توفیق دے تا کہ وہ امن وعافیت کے حصار میں آجائیں۔ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرنے والے مومن ہوتے ہیں اور جو ان مساجد کا احترام نہیں کرتے اور اسے تباہ وبرباد کر دیتے ہیں ان پر دنیا میں بھی پھٹکار ہوتی ہے اور آخرت میں بھی خدا تعالیٰ کے غضب اور سزا کے مورد ہوں گے۔ کچھ لوگ خالصاً عبادت الٰہی کے لئے آئے ہوں اور انہیں کسی قسم کے خطرے کا اندیشہ نہ ہو اور اچانک انہیں بموں سے ہلاک کر دیا جائے بہت افسوسناک حرکت ہے۔ قیمتی جانوں کی ہلاکت کے ساتھ مسجد بھی برباد ہوگئی ہے اور اللہ کے گھر کو تباہ کر کے اللہ کے ذکر سے روکا گیا ہے اور ایسا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ظالم قرار دیتا ہے۔

مساجد تو خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ امن واتحاد کی ضمانت ہوتی ہیں اور جب مساجد کو ہی تباہ کر دیا جائے تو امن واتحاد کا جنازہ نکل جاتا ہے۔ پس ہم پھر یہی کہتے ہیں کہ ہوش کے ناخن لو اور جملہ مساجد کا وقار اور احترام قائم کرو مسجد تو اللہ کا گھر ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے امن اور سلامتی کا گہوارہ قرار دیتے ہوئے ہر انسان کو خدا کی عبادت کی اجازت دی ہے۔ پس ہر مسجد کا احترام کیا جانا ضروری ہے خواہ وہ کسی فرقہ کی مسجد ہو۔

ہم احمدی دنیا بھر میں مساجد بنانے میں کوشاں ہیں اور جہاں مساجد قائم ہیں خواہ کسی ملک میں کسی فرقے کی ہوں ان کا احترام کرتے ہیں۔ باوجود اس کے پاکستان میں ہمیں مسجد کو مسجد کہنے کا بھی حق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جو اسلام کو بدنام کر رہے ہیں عقل وسمجھ عطا کرے اور انہیں ہدایت دے تا کہ وہ بھی مساجد کا احترام اور اکرام کر سکیں۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

خلافت جو ہماری زندگی ہے

(مکرم جمیل الرحمن صاحب، ہالینڈ)

خدا نے کیا عجب احساں کیا ہے
کہ دل سجدے میں، ہونٹوں پر ثناء ہے
نصیبوں سے وہ دن جلوہ نما ہے
خلافت جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمل ہوگئی ہے

اسی حسرت میں کتنے جاں سے گذرے
یہ دن آئے اجل آنے سے پہلے
کوئی بہتے ہوئے لمحوں کو روکے
وہ یہ دن دیکھ لیں جانے سے پہلے
تڑپ اُن کی تھی صبح ہم نے کی ہے
خلافت، جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمل ہوگئی ہے

زمانے کو خبر کیا اس گھڑی کی
یہ دن ہے موتیوں میں تُلنے والا
محمد ﷺ کے غلاموں کو مبارک
نیا باب مسرّت کھلنے والا
فلک ہے خوش زمین بھی ناچتی ہے
خلافت، جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمل ہوگئی ہے

خدا کے واسطے اس کی اطاعت
خلافت سے وفا میں استقامت
یہ طور عاشقاں لایا ہے آخر
دعائے نیم شب کی استجابت
عدو پر اِک نئی بجلی گری ہے

خلافت، جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمل ہوگئی ہے

وہ نورالدینؓ، وہ محمودؓ و ناصرؒ
صفات موسوی کا عکس طاہرؒ
تھے اپنی ذات میں سارے ہی یکتا
اور اب مسرور جیسے خواب شاعر
الوہی موتیوں کی اِک لڑی ہے
خلافت، جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمل ہوگئی ہے

خلافت کے حسیں ساگر میں بہتے
جہاں لے آئے ہیں خوشیوں کے بجرے
مہکتے ہیں بہت ان ساحلوں پر
خداوندا ترے فضلوں کے گجرے
جہاں رکھ دیں قدم اِک روشنی ہے
خلافت، جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمل ہوگئی ہے

یہ حبل اللہ ہاتھوں سے نہ چھوٹے
کوئی پیمان رستے میں نہ ٹوٹے
خدا سے جوڑنے والی کڑی ہے
سوا اس کے سبھی رشتے ہیں جھوٹے
یہی نعمت نوید خسروی ہے
خلافت، جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمل ہوگئی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

خود کش حملہ آوروں کی ماں کا نوحہ

مکرم کرنل ارشد علی مرشدؔ صاحب

ابھی تو دن تھے اس کے کھیلنے کے
ابھی تو اس نے دنیا دیکھنی تھی
کہاں تھا وہ ابھی حوروں کے لائق
ابھی تو بچپنا تھا کم سنی تھی
بتاؤ نام اس کا کون ہے وہ
گہن میں جس نے میرا ہاتھ ڈالا
جہاں باندھا تھا اک تعویذ میں نے
وہاں بارود کس نے باندھ ڈالا
وہ میرا خون ہے یا غیر کا ہے
میں مٹی سونگھ کر یہ جان لوں گی
دکھاؤ پاؤں اس کا جو بچا ہے
میں اس کی انگلیاں پہچان لوں گی
بچا ٹکڑا کوئی اس کے بدن کا
بریدہ سر بے جاں دکھا دو
اے جنت کی رسیدیں دینے والو
میرا لختِ جگر مجھ سے ملا دو

(احمدیہ گزٹ کینیڈا اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۸ء)

خطبہ جمعہ

ہمیشہ یہ ذہن میں رہے کہ تمام فضلوں کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے

محرم اور نئے سال کے پہلے جمعہ کے حوالے سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہر فرد، بچے، بوڑھے، جوان، مرد، عورت سے یہ درخواست ہے، کہ اپنے اندر ایک نئے جوش اور ایک نئی روح کے ساتھ ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں اور اپنے اعمال میں وہ خوبصورتی پیدا کریں کہ عرش کے خدا کو بے اختیار ہم پہ پیار آ جائے۔

اپنی دعاؤں میں وہ ارتعاش پیدا کریں جس سے زمین و آسمان کا خدا، قادر و توانا خدا، مجیب الدعوات خدا ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ کا جھنڈا تمام دنیا میں گاڑنے اور ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے کا نظارہ ہمیں اپنی زندگی میں دکھادے۔

اس مہینے میں درود شریف پر بہت زیادہ زور دیں کہ قبولیت دعا کے لئے یہ نسخہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے محبت میں بڑھانے کے لئے دعاؤں اور درود کی طرف توجہ دیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز — فرمودہ 2/جنوری 2009ء بمطابق 2/صلح 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

آج کل ہم محرم کے مہینہ سے گزر رہے ہیں اس کی شاید آج 4 تاریخ ہے اور جنوری 2009ء کی آج 2 تاریخ ہے۔ اتفاق سے اسلامی یا قمری سال کی ابتداء کا بھی آج پہلا جمعہ ہے۔ اور ہجری شمسی سال کا بھی آج پہلا جمعہ ہے۔ یہ دونوں نظاموں کے کیلنڈرز میں پہلے جمعہ کا جمع ہونا اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے لئے بے شمار برکتوں کا موجب بنائے۔ اس حوالہ سے مَیں جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں جیسا کہ جماعت کی کتب میں موجود ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں بھی اور کئی مرتبہ مَیں خطبوں میں بھی بتا چکا ہوں کہ جمعہ کے دن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے خاص نسبت ہے۔

ایک تو اس زمانے میں جب دنیاداری آنے کی وجہ سے مسلمانوں میں جمعہ کی اہمیت کا احساس نہیں رہا یا نہیں رہنا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اور خاص طور پر جمعہ کی نماز کے حوالے سے سورۃ جمعہ میں مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ اپنے دنیاوی مسائل میں نہ پڑے رہو بلکہ ہمیشہ یہ ذہن میں رہے کہ تمام فضلوں کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لئے جمعہ کی نماز کی طرف بھی توجہ رہے۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے دنیاوی کاموں میں بے شک مشغول ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔

اس سورۃ کے شروع میں آخرین میں سے آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق کے مبعوث ہونے کی بھی خوشخبری دی گئی ہے جس نے آنحضرت ﷺ کی بعثت کے مقصد کو بھی پورا کرنے کی خاطر آپ ﷺ کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم کو بھی پھیلانا تھا، تزکیہ نفس بھی کرنا تھا اور حکمت کی باتیں بھی سکھانی تھیں تاکہ دنیا اپنے خدا کو پہچان سکے اور مسلمان بھی ایک اُمّتِ واحدہ بن جائیں اور دوسری قوموں کے سعید لوگ بھی، جو سعید فطرت لوگ ہیں ایک ہاتھ پر جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”آنحضرت ﷺ کی بعثت کی اغراض میں سے ایک تکمیل دین بھی تھا“۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”اس تکمیل میں دو خوبیاں تھیں ایک تکمیل ہدایت اور دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت کا زمانہ تو آنحضرت ﷺ کا اپنا پہلا زمانہ تھا اور تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ آپ کا دوسرا زمانہ ہے۔ جبکہ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کا وقت آنے والا ہے اور وہ وقت اب ہے یعنی میرا زمانہ یعنی مسیح موعود کا زمانہ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت ہدایت کے زمانوں کو بھی اس طرح پر ملایا ہے اور یہ بھی عظیم الشان جمع ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔جلد 4 صفحہ 389۔ تفسیر سورۃ الجمعة)

تکمیل ہدایت کا مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں چاہے وہ دنیاوی ہیں یا روحانی ہیں اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ گئی ہیں اور اس کامل دین کے بعد کسی نئے دین اور کسی نئی شریعت کی ضرورت نہیں رہی“۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ دنیاوی نعمتیں تو نقطہ عروج پر نہیں پہنچیں بلکہ ہر روز نت نئی ایجادات ہو رہی ہیں تو واضح ہو کہ آنحضرت ﷺ ہی ایک کامل نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ایک تو تمام انسانیت کے لئے مبعوث فرمایا اور آپؐ ہی وہ کامل نبی ہیں جن کو قیامت تک کا زمانہ عطا فرمایا گیا ہے۔ اور آپؐ پر اترنے والی کتاب قرآن کریم ہی وہ کامل کتاب ہے جو اپنے اندر پرانی تاریخ بھی لئے ہوئے ہے، نئے احکامات بھی لئے ہوئے ہے اور دنیاوی لحاظ سے جو نئی ایجادات ہیں ان کی پیش خبری بھی پہلے سے قرآن کریم نے دے دی ہے اور جوں جوں کوئی نئی دریافت ہوتی جاتی ہے اس کی تائید قرآن کریم سے ملتی جاتی ہے۔ بلکہ مسلمان سائنسدان اگر غور کریں اور غور کر کے اپنی ریسرچ (Research) قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے حوالے سے کریں یا اُس علم کے حوالے سے کریں جو قرآن کریم میں ایک خزانے کی صورت میں موجود ہے تو نئی ریسرچ کی بہت سی راہنمائی قرآن کریم سے ملے گی۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بھی قرآن کریم کے علم کی روشنی میں اپنی ریسرچ کی تھی اور جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں کہ ان کے غور کے مطابق قرآن کریم میں سات سو کے قریب

ایسی آیات ہیں جو سائنس سے متعلق ہیں، یا ایسی آیات ملتی ہیں جن سے سائنس کے بارے میں راہنمائی ملتی ہے۔ تو یہ ان کا غور ہے جو انہوں نے کیا۔ ہوسکتا کہ کوئی اور احمدی مسلمان سائنسدان اس وسیع سمندر میں غوطہ لگائے تو قرآن کریم میں سے اس سے بھی زیادہ علم کے موتی تلاش کر کے لے آئے۔

بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تکمیل ہدایت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہوگئی۔ کوئی علمی، دینی، سائنسی، روحانی بات یا علم نہیں جو آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے یا آپ کی لائی ہوئی تعلیم کے ذریعہ سے تکمیل نہ پا گیا ہو۔ لیکن اُس زمانے میں بعض چیزیں پردہ غیب میں تھیں اور سامنے نہیں آئی تھیں۔ اس لئے گزشتہ لوگوں سے چھپی رہیں۔ لیکن مسیح موعود کے زمانے میں یہ نئی ایجادات سامنے آ کر تکمیل اشاعت ہدایت کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یہ نئی ایجادات جو انسان کے فائدے کے لئے ہیں آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے دین کی اشاعت میں کام آرہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں پریس وغیرہ کی مثالیں دی ہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں، سیٹلائٹ وغیرہ ہیں اور بہت ساری چیزیں ہیں۔ پس یہ جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور مسیح الزمان کا زمانہ ہے اس میں ایسی ایسی باتیں سامنے آرہی ہیں یا ان کی مدد سے دین کی اشاعت ہورہی ہے یا قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی تعلیم، مقام اور مرتبہ کی کاملیت کے ایسے ایسے اسلوب اور زاویے نظر آتے ہیں جو ایک مومن کے دل اور ایمان کو مزید تقویت دیتے ہیں اور یہ چیزیں پھر ہمیں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ہجری سال کا بھی یہ پہلا جمعہ ہے اور شمسی کیلنڈر کا بھی یہ پہلا جمعہ ہے یا قمری سال کا بھی پہلا جمعہ ہے اور شمسی کیلنڈر کا بھی پہلا جمعہ ہے۔ اور جمعہ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کی بھی خاص اہمیت ہے۔ اسلامی اور دنیاوی کیلنڈر کے نئے سال کے پہلے جمعہ کا جمع ہونا ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔ قمری اور شمسی دونوں نظام خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ مَیں نے جو یہ کہا کہ اسلامی اور دنیاوی تو یہ اس لئے کہ عموماً شمسی سال کی تاریخ جولیس سیزر کے زمانے سے اور پھر عیسائیوں کے زمانے سے گریگورئین کیلنڈر (Graygorian Calander) کے نام سے جانی جاتی ہے اور قمری مہینہ ہمارے اسلامی سال کے لحاظ سے استعمال ہوتا ہے۔ ورنہ شمسی اور قمری دونوں اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ نظام ہیں۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں اس سے دعاؤں کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ جبکہ یہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپؑ کی خلافت کی دوسری صدی کے پہلے سال میں مل رہے ہیں اور اگر ہم اپنی توجہ دعاؤں پر رکھیں گے، اپنے اعمال اللہ اور رسول ﷺ کے حکموں کے مطابق بجا لانے کی کوشش کریں گے تو دینی اور دنیاوی ترقیات جو اب آنحضرت ﷺ کے ساتھ مقدر ہیں، آپ کے غلام صادق کی خلافت راشدہ کے ساتھ جڑی رہنے والی جماعت کے ذریعہ ہی دنیا کو نئی شان سے نظر آئیں گی، انشاء اللہ۔ پس سورج اور چاند کے مہینوں یا سالوں کا جمعہ کے ایک بابرکت دن میں جمع ہونا بھی مسیح محمدی کے جمع کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے اور ہوسکتا ہے کئی دفعہ دونوں دن جمع ہو چکے ہوں لیکن اس لحاظ سے، اس حوالے سے یہ اس طرح پہلی دفعہ جمع ہو رہا ہے اور انشاء اللہ جماعت احمدیہ کی ترقی کی نئی منازل کی طرف لے جانے والا یہ ایک سنگ میل ہے۔

آج جبکہ دنیا لہو ولعب میں ڈوبی ہوئی ہے۔ لہو ولعب کے بدبودار پانی میں غوطے کھا رہی ہے۔ ایک احمدی کو اور ہر ملک کی ہر جماعت کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے اندر بھی لاگو کرنے کی کوشش پہلے سے بڑھ کر کرنی چاہئے۔ اور اپنے ماحول میں بھی بھٹکی ہوئی انسانیت کو اس تعلیم سے روشناس کروانے کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے اور گند میں ڈوبنے والوں کو صاف پانی سے نہلا دھلا کر ہمیں خیرِ اُمت ہونے کا ثبوت دینا چاہئے۔ ایک احمدی کی یہ آج بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ آج اگر ہم نے اس ذمہ داری کو حقیقی رنگ میں ادا نہ کیا تو نہ ہی ہم خیرِ اُمت کہلا سکتے ہیں، نہ ہی مسیح محمدی کے حقیقی حواری کہلا سکتے ہیں۔ جنہوں نے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگایا تھا اور یہ نعرہ لگا کر ہر طرح کی مدد کا اعلان کیا تھا۔ خدا تعالیٰ بعض باتیں دکھلا کر جنہیں دنیا والے تو اتفاقات کہیں گے لیکن اگر دیکھنے والی آنکھ ہو تو بعض اتفاقات اللہ تعالیٰ کی تائیدات کی طرف اشارہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اشاروں کی طرف نشان دہی کر کے یہ اعلان فرما رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد یقیناً قریب ہے اور فتوحات تمہارے قدم چومنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ صرف آزماتا ہی نہیں بلکہ ہر ابتلاء اور ہر امتحان کے بعد اپنی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے پہلے سے بڑھ کر کھولتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہر سختی کو صبر سے برداشت کرنے کے بعد ہم اس کے حضور جھکتے چلے جانے والے بن جائیں۔ اس کے احکامات پر عمل کی پابندی پہلے سے بڑھ کر کریں تا کہ فتوحات کی منزلیں قریب تر ہوتی چلی جائیں۔

پس آج ایک تو میری محرم اور نئے سال کے پہلے جمعہ کے حوالے سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہر فرد، بچے، بوڑھے، جوان، مرد، عورت سے یہ درخواست ہے، کہ اپنے اندر ایک نئے جوش اور ایک نئی روح کے ساتھ ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں اور اپنے اعمال میں وہ خوبصورتی پیدا کریں کہ عرش کے خدا کو بے اختیار ہم پہ پیار آجائے۔ اپنی دعاؤں میں وہ ارتعاش پیدا کریں جس سے زمین و آسمان کا خدا، قادر و توانا خدا، مجیب الدعوات خدا ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے، آنحضرت ﷺ کا جھنڈا تمام دنیا میں گاڑنے اور ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے کا نظارہ ہمیں اپنی زندگی میں دکھادے۔

دعاؤں کی قبولیت اور محرم کے حوالے سے میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ان دنوں میں، اس مہینے میں درود شریف پر بہت زیادہ زور دیں کہ قبولیت دعا کے لئے یہ نسخہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتایا ہے اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق نے اپنے عملی نمونہ سے دُرود شریف کی برکات ہمارے سامنے پیش فرما کر ہمیں اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دُرود پڑھنے کے لئے اپنے آپ کو اس معیار کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی ہوگی جس سے دُرود فائدہ دیتا ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ پر درود بھیج رہے ہیں تو آپؐ کے مقام کی پہچان بھی ہمیں ہونی چاہئے۔

احادیث میں درود شریف پڑھنے کے بارے میں اہمیت کے بارے میں جو ذکر ملتا ہے، ان میں سے چند ایک یہاں پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ جب صبح کو تشریف لائے تو حضور کے چہرے پر خاص طور پر بشاشت تھی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آج حضور کے چہرۂ انور پر خاص طور پر خوشی کے آثار ہیں۔ فرمایا ہاں۔ اللہ کی طرف سے ایک فرشتے نے آکر مجھے کہا ہے کہ تمہاری اُمت میں سے جو شخص تم پر ایک بار عمدگی سے درود بھیجے گا اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھے گا (اور یہاں آپ نے فرمایا کہ عمدگی سے دُرود بھیجے گا) اور اس کی دس بدیاں معاف فرمائے گا۔ اور اُسے دس درجے بلند کرے گا۔ اور ویسی ہی رحمت اس پر نازل کرے گا جیسی اس نے تمہارے لئے مانگی ہے۔

(جلاء الافہام۔ مؤلفہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ۔ بحوالہ مسند احمد بن حنبل صفحہ 31)

آنحضرت ﷺ کی خوشی اُمت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اظہار کی وجہ سے تھی۔ پس ہمارا کام ہے کہ اس رحمت کو لینے کے لئے آگے بڑھیں۔ خالص ہو کر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں۔ اپنے گناہوں کی معافیوں کے بھی سامان کریں اور آئندہ نیکیاں کرنے کی توفیق ملنے کی بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرتے ہوئے اپنی دنیا وآخرت سنوارنے کے سامان کریں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا قیامت کے روز مَیں اس کی شفاعت کروں گا۔

(جلاء الافہام۔ صفحہ70 بحوالہ ابن شاہین)

پس یہ مقام درود بھیجنے والے کو ملتا ہے۔ درجے بلند ہو رہے ہیں۔ گناہ معاف ہو رہے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مَیں اس کی شفاعت کروں گا۔ لیکن کیا آنحضرت ﷺ پر دُرود بھیجنے والے، جس کے لئے آنحضرت ﷺ شفاعت کریں گے، اس کے دل میں دوسرے مسلمان کے لئے کوئی بغض اور کینہ ہوسکتا ہے؟ کیا ایسے لوگوں کی شفاعت ہوگی؟ اور پھر کیا جب ہم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کہتے ہیں تو آنحضرت ﷺ کی آل کے خلاف کوئی کینہ اور بغض دل میں ہوسکتا ہے؟ اور کیا آپؐ کے صحابہؓ کے خلاف کوئی کینہ اور بغض کسی کے دل میں ہوسکتا ہے؟

اگر اس بات کو ہر مسلمان سمجھ لے تو آپس کی لڑائیاں، رنجشیں اور فساد خود بخود ختم ہو جائیں کہ آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے لئے اور درجات بلند کروانے کے لئے دُرود کا حق ادا کرنا ہوگا اور حق ادا کرنے کے لئے ہمیں آپس کے کینے اور بغض بھی ختم کرنے ہوں گے۔ کیونکہ ہم اُمت کے فرد ہیں۔ کیا آنحضرت ﷺ کی شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو منہ سے تو دُرود پڑھ رہے ہوں گے اور دل ان کے کٹے پھٹے ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ تو دلوں کو جوڑنے کے لئے آئے تھے۔ آپؐ کے ماننے والوں کے بارے میں تو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ یعنی آپس میں ایک دوسرے کے لئے رحم اور ملاطفت کے جذبات رکھتے ہیں۔ لیکن کیا آج مسلمانوں کی ایسی حالت ہے کہ رحم کے جذبات ایک دوسرے کے لئے رکھتے ہوں۔

یہ محرم کا مہینہ ہے۔ ہر سال ہم خبریں سنتے ہیں کہ فلاں جگہ شیعوں کے تعزیہ پر حملہ کیا گیا۔ فلاں جگہ امام باڑے پر حملہ کیا گیا۔ پاکستان میں بعض مولوی، وہ لوگ جو دینی علم رکھنے والے سمجھے جاتے ہیں جن سے توقع کی جاتی ہے کہ مسجد کے منبر سے ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سنت کو پورا کرتے ہوئے اس جگہ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے محبت وپیار کا پیغام دیں لیکن یہ ہوا وہوس میں ڈوبے ہوئے لوگ منبر رسول ﷺ سے نفرتوں کا پیغام دیتے ہیں۔ محبتوں کے سفیر بننے کی بجائے نفرتوں کے پیغامبر بنتے ہیں۔ اور پھر اسی وجہ سے حکومت یہ اعلان کرتی ہے اور یہ اعلان اخباروں میں چھپتے ہیں کہ فلاں مولوی پر فلاں فلاں جگہ جانے پر پابندی ہے۔ اتنے عرصے کے لئے پابندی لگائی گئی ہے تا کہ وہ لوگوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرتوں کے بیج نہ بوسکیں۔ پس یہ تو حال ہے آج ان لوگوں کا جو ایک طرف تو قرآن اور سنت کی تعلیم دیتے اور دوسری طرف نفرتوں کے بیج بوتے ہیں اور نفرتوں کی دیواریں کھڑی کر رہے ہیں۔ ہر سال یہ پابندیوں کا مستقل عمل

ہے جو حکومتوں کو دُہرانا پڑتا ہے۔ پھر کربلا میں بھی خودکش حملے ہوتے ہیں۔ شیعہ سنیوں پر حملے کرتے ہیں۔ سنی شیعوں پر حملے کرتے ہیں۔ اس کو روکنے کے لئے حکومتوں کو علماء کی کمیٹیاں بنانی پڑتی ہیں تاکہ ملک میں فساد نہ پھیلے۔ اور اگر محرم کے دن امن سے گزر بھی جائیں تو یہ نفرتوں کی جو باتیں ہیں، جو نفرتوں کے نعرے ہیں، جو نفرتوں کے لاوے دلوں میں پک رہے ہوتے ہیں، یہ بعد میں پک کے نکلتے ہیں اور سارا سال مختلف جگہوں پر کچھ نہ کچھ فساد ہوتا رہتا ہے اور دونوں بظاہر مسلمان بھی ہیں اور دُرود پڑھنے والے بھی ہیں تو کیا ایسے لوگوں کے لئے آنحضرت ﷺ نے سفارشی بننے کا اعلان فرمایا ہے؟ سوچنے کا مقام ہے۔

ہمیں اس لحاظ سے بھی دعا کرنی چاہئے اور دُرود پڑھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہونے والے، آنحضرت ﷺ کے حقیقی پیغام کو سمجھنے والے بھی بنیں۔ دُرود کی حقیقت کو سمجھیں اور آج جبکہ عالمِ اسلام خطرے میں ہے تو ایک اکائی کا ثبوت دیں تاکہ دشمن کی میلی آنکھ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ دُرود شریف میں جب ہم آلِ رسول پر دُرود بھیجتے ہیں تو ان روحانی اور جسمانی رشتوں کا بھی خیال آتا ہے جو آنحضرت ﷺ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے وہ خونی رشتے جنہوں نے روحانی رشتہ دار ہونے کا بھی حق ادا کیا ہے اور ایسا حق ادا کیا ہے کہ جس کے معیار بلندیوں کو چھو رہے ہیں، ان کے بارے میں کسی حقیقی مسلمان کے دل میں خیال آ ہی نہیں سکتا کہ کوئی نازیبا کلمات ان کے بارے میں کہیں۔ بلکہ درود پڑھتے وقت بھی جب آلِ رسول پہ دُرود بھیجتے ہیں تو وہ لوگ فوراً سامنے آکر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ کے صحابہ ہیں۔ وہ صحابہ جنہوں نے اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے جسمِ مبارک کو نقصان سے بچانے کے لئے، ہر تکلیف سے بچانے کے لئے اپنے سینے آگے کر دیئے۔ ان صحابہ میں ایک آنحضرت ﷺ کے غار کے وہ ساتھی بھی ہیں جن کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (التوبہ:40) غم نہ کر یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو قرآن کریم میں درج کر کے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ہمیشہ کے لئے آنحضرت ﷺ کا بہترین ساتھی قرار دے دیا اور ان فضلوں کا بھی ساتھی بنا دیا جو اس ہجرت کے سفر میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر فرمائے تھے۔ پس ایسے بزرگوں کی شان میں کسی قسم کے ایسے الفاظ کہنا جن سے ان کے مقام میں کسی بھی قسم کی کمی نظر آتی ہو ایک مسلمان کا، ایسے مسلمان کا کام نہیں ہے جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے والا ہے۔

آپ کی آل میں وہ خونی رشتے دار، جنہوں نے روحانی رشتے کو بھی نبھایا جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا ہے اور اس کے بلند معیار قائم کئے، ان کے علاوہ وہ رشتے بھی شامل ہیں جنہوں نے روحانیت کا تعلق جوڑا۔

پس آج ہمارا کام ہے کہ جب دنیا میں ایک دوسرے کے لئے نفرتوں کی دیواریں بلند ہو رہی ہیں۔ مسلمان کہلا کر پھر ایک دوسرے سے نفرت کے بیج بوئے جاتے ہیں تو یہ دُرود پڑھیں، دعائیں کریں۔ ایک ہمدردی کے جذبے سے اُمّتِ محمدیہ کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی حقیقی رنگ میں دُرود شریف کی پہچان کرنے والا بنائے تاکہ مسلمان رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا حقیقی نظارہ دیکھیں۔ ان کے لئے دعائیں کرنا ہمارا فرض بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُرود کی برکات اور اہل بیت سے تعلق کا جو ادراک ہمیں عطا فرمایا ہے وہ مَیں آپؑ کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔ آپؑ نے ایک جگہ فرمایا کہ:

”ایک مرتبہ الہام ہوا، جس کے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے“۔ اللہ تعالیٰ دین کو دوبارہ زندگی دینا چاہتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ جوش میں ہے“ لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص مُحْیِی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہے“۔ لیکن یہ نہیں پتہ لگ رہا کہ کس کے ذریعہ سے یہ زندگی دوبارہ پیدا کی جانی ہے تو“ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحْیِی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارے سے اس نے کہا ھٰذَا رَجُلٌ یُّحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے“۔ یعنی اس عہدے کے لئے جو زندہ کرنے والا ہے سب سے بڑی شرط محبت کی ہے۔ جس نے مُحْیِی بننا ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے محبت میں سب سے زیادہ ہونا چاہئے۔ ”سو وہ اس شخص میں متحقق ہے“۔ وہ اس شخص میں پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کر کے فرشتوں نے کہا۔ فرماتے ہیں کہ ”ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آلِ رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے“۔ یہ جس الہام کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے جو پہلے ہوا تھا، یہاں نہیں پڑھا گیا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ فرمایا کہ ”ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی یہی سر ہے کہ افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہی طیبین مطہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔ اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت حس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے یکدفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے“۔ یہ کشفی حالت طاری ہوئی اور چند لوگوں کے چلنے کی وہ آواز آئی جو جوتی پہننے سے آتی ہے۔“ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے۔ یعنی جناب پیغمبر خدا ﷺ حضرت علیؓ و حسنینؓ و فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے تالیف کیا ہے اور اب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے فالحمد للہ علی ذالک۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 598-599۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کشف تھا۔ اسے بھی بعض غیر توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہوئے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعوذ باللہ حضرت فاطمہ کی ہتک کی ہے تو یہ اصل میں ان اعتراض کرنے والوں کی بدفطرت ہے جو کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ فقرہ کہہ کے ہتک کی گئی ہے۔ فتنہ پیدا کرنے والے جو مولوی ہیں یہ عام لوگوں کو پورا فقرہ نہیں بتاتے۔ (اور عوام جہالت کی وجہ سے یا ان لوگوں نے پڑھا پڑھا کے اتنا اندھا کر دیا ہے کہ وہ سننا اور دیکھنا ہی نہیں چاہتے کہ اصل چیز کیا ہے۔) یہ صرف اتنا فقرہ بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ لکھ دیا کہ حضرت فاطمہ نے میرا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ کیونکہ گند خود اُن کے ذہنوں میں بھرا ہوا ہے اس لئے اس گند سے یہ باہر نکل ہی نہیں سکتے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے کہ نہایت محبت و شفقت سے مادر مہربان کی طرح عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ اب مادر مہربان کا کیا مطلب ہے؟ مہربان ماں، اس مہربان ماں کے لفظ کے ساتھ کوئی گندہ خیال ابھر سکتا ہے؟ یہ صرف اور صرف اگر ابھر سکتا ہے تو ان گندے اور بدفطرت مولویوں کے ذہنوں میں۔ یہ ضمناً ذکر آ گیا اس لئے مَیں نے وضاحت کر دی۔

تو یہ سارے کشف اور الہام ہیں ایک تو اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسیح و مہدی ہونے کے مقام کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ یہ اسی دُرود کی وجہ سے تھا جو آپ آنحضرت ﷺ سے بے پناہ عشق کی وجہ سے آپ ﷺ پر بھیجتے تھے۔ دوسرا آپ فرماتے ہیں کہ یہ جو الہام ہے۔ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اس میں ایک راز یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے انوار سے فیض حاصل کرنا ہے تو اہل بیت سے محبت کرنا بھی ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بننے کے لئے ان پاک اور مطہر لوگوں کی وراثت پانا بھی ضروری ہے۔ پس یہ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بننے والا ان پاک اور مطہر وجودوں کے نقش قدم پہ چلے تو اللہ تعالیٰ اس محبت کی وجہ سے جو آنحضرت ﷺ کے پیاروں سے کسی کو ہے ان محبت کرنے والوں کو اپنے قرب سے نوازتا ہے۔ پس یہ حقیقی محبت ہے کہ اپنے محبوب کے پیاروں سے بھی محبت ہو اور اگر اس نکتے کو مسلمان سمجھ لیں تو کبھی ایک دوسرے کے لئے نفرتوں کی دیواریں کھڑی نہ ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرنے والے جو علماء یا نام نہاد مولوی ہیں، اپنے ذاتی مفاد کی خاطر اور اپنی اناؤں کی خاطر یہ دیواریں کھڑی کرتے ہیں۔ لیکن ان دیواروں کو کھڑا کرنے میں نام ان بزرگوں کا استعمال کرتے ہیں جو اپنی ساری زندگی رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کی بہترین مثال بنے رہے۔ پس یہ عوام الناس کے لئے بھی سوچنے کا مقام ہے کہ آنکھیں بند کر کے کسی کے پیچھے چلنے کی بجائے اپنی عقل کا استعمال کریں۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ہمیں جو دعائیں سکھائی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ ان لوگوں کی محبت بھی مانگی ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت میں بڑھانے کا ذریعہ بنے جیسا کہ ایک دعا میں آپ نے یہ سکھایا کہ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ (ترمذی۔ باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید) کہ اے اللہ! عطا کر مجھے اپنی محبت اور اس شخص کی محبت کہ میرے کام آئے اس کی محبت تیرے حضور۔ اور سب سے زیادہ کام آنے والی محبت آنحضرت ﷺ سے محبت ہے۔ نفع دینے والی محبت آنحضرت ﷺ سے محبت ہے جو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے۔ اور یقیناً ان لوگوں سے بھی محبت اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے جن سے آنحضرت ﷺ نے محبت کی۔ جہاں ہمارا کام یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ہر حکم کی اور ہر کام کی پیروی کریں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ جن سے آپؐ نے محبت کی ان سے ہم بھی محبت کریں۔ اور بے شمار روایات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جہاں اپنی جسمانی اور روحانی آل سے محبت کی یعنی جسمانی آل سے جن کا روحانی تعلق بھی تھا اور ہے ان سے محبت کی وہاں صرف جو روحانی اولاد تھی، آپ کے ماننے والے تھے، صحابہ تھے، ان سے بھی محبت کی۔ اس کا اظہار اس سے ہوتا ہے کہ اُمّت کے جو لوگ دُرود بھیجیں گے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے گا اور اس پر آپ بے انتہا خوش ہیں۔ وہی نہیں جو اس وقت کے صحابہ تھے بلکہ تا قیامت آنے والے تمام وہ لوگ جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے کیونکہ ان سے رحمت کا سلوک فرمانا ہے تو اس بات سے آنحضرت کو بے انتہا خوشی پہنچ رہی ہے اور خوشی تبھی پہنچتی ہے جب حقیقی محبت ہو۔ اگر اس اصل کو مسلمان سمجھ جائیں تو کبھی کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ کبھی ایک دوسرے کی مسجدوں

پہ خودکش حملے نہ ہوں۔ کبھی علماء پر ایک جگہ سے دوسری جگہ خاص طور پر محرم کے مہینہ میں جانے پر پابندیاں عائد نہ ہوں۔ بہرحال ہمارا کام یہ ہے کہ ان کی بھلائی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ مسلمان بھی سوچیں کہ کیا وجہ ہے کہ ایک زمانہ تھا کہ جب آپس میں رحم اور ملاطفت کے نظارے نظر آتے تھے اور آج مختلف گروپوں سے، مختلف گروہوں سے، مختلف طبقوں سے نفرتوں کے لاوے ابلتے ہیں۔ کس کی نظر کھا گئی اس اُمّت کو؟ کہاں نافرمانی ہوگئی جس کی یہ سزا مل رہی ہے۔ سوچیں اور سوچیں تا کہ اسلام کا اصل حسن دنیا کو دکھا سکیں۔ اپنی کمزوریوں پر نظر کریں۔

پس پھر مَیں کہوں گا کہ آج کل ہم احمدیوں کو چاہئے کہ اس مہینے میں درود شریف بھی بہت پڑھیں۔ امت مسلمہ کو آپس کے لڑائی جھگڑوں، فتنوں اور فسادوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعائیں بھی بہت کریں اور آنحضرت ﷺ کی آل اور اصحاب اور تمام ان لوگوں سے جن سے ہمارے محبوب آقا نے محبت کی، ایسی محبت کا اظہار کریں جو بے مثال ہو۔

آنحضرت ﷺ کی وہ جسمانی اولاد جس نے آپ سے روحانی رشتہ بھی قائم رکھا ہماری محبت کی یقیناً حقدار ہے اور بہت زیادہ حقدار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’حسین رضی اللہ عنہ طاہر، مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرّہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔...... تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ545)

پس یہ محبت ہے جو حضرت امام حسینؓ سے ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے۔

اسی طرح صحابہؓ کا مقام بھی ہمارے دل میں قائم ہے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ، اور حضرت عمرؓ کا مقام بھی ہمارے دلوں میں قائم ہے۔ یہ نہیں کہ ایک طرف محبت ہوئی اور دوسری طرف سے کم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرنے والوں سے ہمیں محبت کرنی ہے۔

صحابہ کا مقام بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ:

’’صحابہ کرام نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں وہ صدق دکھلایا کہ انہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (المائدہ :120) کی آواز آ گئی۔ یہ اعلیٰ درجہ کا مقام ہے جو صحابہ کو حاصل ہوا۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ465۔ جدید ایڈیشن)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’آپ اسلام کے آدم ثانی اور خیر الانام کے مظہر اوّل تھے اور گو آپ نبی تو نہ تھے مگر آپ میں نبیوں اور رسولوں کی قوتیں موجود تھیں‘‘۔

یعنی آپ آنحضرت ﷺ کے مظہر تھے۔ ان کے خوبُو پر چلنے والے تھے۔

پھر حضرت عمرؓ کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’ان کے حق میں یہ حدیث ہے کہ شیطان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سائے سے بھاگتا ہے‘‘۔ (ترمذی ابواب المناقب)

دوسری حدیث یہ ہے کہ: ’’اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتا‘‘۔

(ترمذی ابواب المناقب)

تیسری حدیث ہے کہ: ’’پہلی امتوں میں محدث ہوتے رہے ہیں اگر اس امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے‘‘۔

پس ہمارے لئے تو آنحضرت ﷺ کے سب پیارے ہی بہت پیارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو بھی ہر قسم کے تفرقہ کو ختم کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ آج بیرونی طور پر بھی مخالفت زوروں پر ہے۔ آج ہمیں ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کی ضرورت ہے۔

اب اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان جو لڑائی ہو رہی ہے اس میں بھی صحیح راہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے مظلوم فلسطینی نقصان اٹھا رہے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو خود ہی نقصان پہنچوا رہے ہیں اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ راہنمائی فرما دی کہ دین کے نام پر جنگیں نہ کرو۔ کوئی جنگ جو دین کے نام پہ ہوگی وہ کامیاب نہیں ہوگی اور اس جنگ میں تو ویسے بھی توازن نہیں ہے۔ عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بات چیت سے مسئلہ ختم کیا جائے تا کہ معصوم جانوں کو ضائع ہونے سے بچایا جائے۔

اسرائیل کا حملہ تو معصوموں پر ہے۔ ٹھیک ہے کہ ان کے کچھ ٹارگٹ بھی مر رہے ہیں۔ لیکن بہت سی معصوم جانیں بھی ضائع ہو رہی ہیں۔ یہاں کے اخباروں نے بھی شور مچانا شروع کر دیا ہے کہ ایک کے بدلے میں تم ڈیڑھ سو آدمیوں کو مار دیتے ہو۔ اُن لوگوں کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے سلوک کرنا ہے یا اُن کا جو انجام ہونا ہے وہ کسی جنگ سے نہیں ہونا بلکہ خدا تعالیٰ کی تقدیر نے اپنا فیصلہ خود ظاہر کرنا ہے اور کس طرح ہونا ہے وہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور یہی قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے۔ پس فلسطینیوں کو اگر اپنا دفاع کرنا ہے اور مسلمانوں نے ان کی کوئی مدد کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے کریں۔ دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو پکڑتا ہے اور پکڑے گا۔ لیکن مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ زمانے کے امام کی آواز کو پہچانیں۔ مَیں نے تو یہاں غیروں کے سامنے بھی جب کہنے کا موقع ملا تو یہی کہا ہے کہ اگر انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرو گے تو اپنے آپ کو جنگ کی ہولناکیوں میں ڈالتے رہو گے۔ صرف معصوموں اور مظلوموں پہ ظلم کرنے سے بچ نہیں جاؤ گے یا اپنی طاقت کا لوہا نہیں منوا لو گے۔ پس ان کو یہی ہمیشہ کہا گیا کہ اپنی نسلوں کو بھی ان تباہیوں سے بچانے کی کوشش کریں اور انصاف کے تقاضے قائم کریں۔ اللہ کرے کہ یہ بڑی طاقتیں انصاف کے تقاضے پورے کرنے والی بھی ہوں۔ ورنہ یہ ایک دو ملکوں کی جنگ کا سوال نہیں رہے گا۔ پھر ان جنگوں کی صورت میں جو ہونے والی ہیں اور جو بظاہر نظر آ رہی ہیں بڑی خوفناک عالمگیر تباہی آئے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو بھی دعائیں کرنے کی توفیق دے۔ دُرود پڑھنے کی توفیق دے تا کہ دنیا کو اس تباہی سے بچانے والے بن سکیں۔ اللہ کرے کہ دنیا بھی اس حقیقت کو پہچانے اور تباہی سے بچے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ نیا چڑھنے والا سال جماعت احمدیہ پر جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہزاروں رحمتوں اور برکتوں کا سال بن کر چڑھے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں نئی سے نئی کامیابیاں اور کامرانیاں حاصل کرنے والے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ سال ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

بنگلور میں جمیعۃ العلماء کرناٹک کا دہشت گردی مخالف جلسہ

ایک جائزہ

............(محمد عظمت اللہ قریشی سیکرٹری دعوت الی اللہ بنگلور) ....

۳۱/جنوری ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ بنگلور کے پیالس گراؤنڈ میں جمیعۃ العلماء کرناٹک کی طرف سے دہشت گردی مخالف جلسہ ہوا۔ اخبار سالار ڈیلی بنگلور ۳/فروری ۲۰۰۹ء کے مطابق اس میں ایک لاکھ لوگ جمع ہوئے اور تین ہزار مولوی صاحبان بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ دھواں دار تقریروں سے معصوموں کا دل خوش کر دیا۔ یہ اور بات ہے کہ اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں ملکی انتخاب سے قریب دنوں میں اس طرح کا جلسہ ہونا صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہ سیاسی جلسہ ہے جس طرح بی جے پی مسلمانوں کو الگ کر کے ہندو ووٹ بینک بناتی ہے اسی طرح کانگریس کے احراری ملاں بھی احمدیوں کو الگ کر کے مسلم ووٹ بینک بنانے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں کیا کہا وہ تو ہم آگے بیان کریں گے۔ فی الحال ان علماء سے سوال ہے کہ اے علمائے اسلام کہلانے والو! کیا یہ بات سچ نہیں کہ جسے آپ دہشت گردی کہتے ہیں وہ دہشت گردوں کے نزدیک جہاد ہے۔

آج سے سو سال قبل جب بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر خود کو مسیح و مہدی قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ مسیح موعودؑ کے دَور کے لئے (یضع الحرب (بخاری شریف) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں) اور فرمایا تلوار کے ساتھ جہاد کے شرائط پائے نہ جانے کے باعث موجودہ ایام میں تلوار کا جہاد نہیں رہا۔ (حقیقۃ المہدی صفحہ ۱۹ ترجمہ از عربی عبارت)

آپؑ فرماتے ہیں:

”قرآن شریف صرف اُن لوگوں سے لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا کے بندوں کو اُس پر ایمان لانے اور اُس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں اور اس بات سے کہ وہ خدا کے حکموں پر کاربند ہوں اور اُس کی عبادت کریں۔ اور وہ اُن لوگوں سے لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور دینِ اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔ جن پر خدا کا غضب ہے۔“

(نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۴۵ ترجمہ عربی عبارت)

فرمایا:

”کیا خدا نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم خوانخواہ بغیر ثبوت کسی جرم کے ایسے انسان کو کہ نہ ہم اُسے جانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے غافل پا کر چھُری سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں یا بندوق سے اس کا کام تمام کریں۔ کیا ایسا دین خدا کی طرف سے ہوسکتا ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ یونہی بے گناہ بے جرم خدا کے بندوں کو قتل کرتے جاؤ۔ اس سے تم بہشت میں داخل ہو جاؤ گے.... یہ طریق کس حدیث میں لکھا ہے۔ کوئی مولوی ہے جو اس کا جواب دے۔ نادانوں نے جہاد کا نام سن لیا ہے اور پھر اس بہانے سے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہا ہے۔“

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۱۳)

پھر فرمایا:

”اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں۔ مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دین متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں یہی جہاد ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر نہ کرے۔“

(رسالہ درود شریف صفحہ ۲۶)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

(درثمین)

اس پر علمائے اسلام کہلانے والوں نے آپؑ پر تنسیخ جہاد کا الزام لگایا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام پر انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہونے کا بہتان بھی لگایا انگریز کا ایجنٹ بھی قرار دیا۔ اور جہاد کا منسوخ کرنے والا قرار دیکر آپؑ کی تکفیر و تکذیب کا عزم اٹھا لیا اور جماعت احمدیہ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ ڈالے۔ اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان فتووں کے اعلانات جو قرآن شریف اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کے عین مطابق تھے ان کے برخلاف مخالف علماء کے جہاد کے متعلق فتاوٰی کیا ہیں ان کو پڑھکر ایک شریف و عادل انسان فیصلہ کرسکتا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ اسی طرح کون مرتد ہے اور کون مسلمان ہے۔

دیوبندیوں کے پیرو مرشد حکیم الامت مجدد اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں:

★...... ”خالی نماز روزہ سے کبھی کامیابی نہیں ہوئی نہ ہوسکتی ہے بلکہ ایک دوسری چیز کی بھی ضرورت ہے اور وہ چیز قتال، جہاد ہے۔ کیا مکّہ میں نماز روزہ نہ تھا بھلا صحابہؓ سے بڑھ کر نماز روزہ کس کا ہوسکتا ہے۔ مگر اس کے باوجود دیکھ لیجئے کہ مکہ کے اندر مسلمان اتنے دنوں تک رہے لیکن غلبہ نہ ہوا۔ جب ہجرت ہوئی قتال ہوا اس وقت غلبہ حاصل ہوا۔“

☆...... ”جب تک اطاعت کے ساتھ قتال نہ ہوگا اس وقت تک مسلمانوں کو فلاح میسر نہیں ہوسکتی اور جہاد کے لئے مرکز ضروری ہے۔ لہٰذا سخت ضرورت ہے کہ مسلمانوں کا کوئی مرکز قائم ہو۔ دوسری چیز یہ ہے کہ کوئی امیر المومنین ہو اور جس کو امیر المومنین بنایا جائے اس کے اندر تین صفات ہوں ایک تدیُّن یعنی وہ دین دار ہو۔ دوسرے وہ سیاست سے واقف ہو اور تیسرے اس کے اندر ہمت ہو۔ اب مشکل یہ ہے کہ بعض کے اندر تدیُّن تو ہے مگر سیاست سے واقفیت نہیں اور بعض کے اندر ہمت نہیں۔“

(آثار رحمت صفحہ ۱۰۳)

(تقسیم کے وقت) بھائی جو سلطنت ملے گی۔ وہ ان ہی لوگوں کو ملے گی جن کو آج سب فاسق، فاجر کہتے ہیں۔ مولویوں کو تو ملنے سے ہی رہی۔ لہٰذا ہم کو یہ کوشش کرنا چاہئے کہ یہی لوگ دیندار بن جاویں اور بھائی آج کل کے حالات ایسے ہیں کہ اگر سلطنت مولویوں کو مل بھی جائے تو شاید مولوی چلا بھی نہ سکیں۔ یورپ والوں سے معاملات، ساری دنیا سے جوڑ توڑ ہمارے بس کا کام نہیں اور سچ تو یہ ہے کہ سلطنت کرنا دنیا داروں کا کام ہے۔ مولویوں کو یہ کرسیاں اور تخت زیب نہیں دیتا۔

(سیرت مولانا اشرف علی تھانوی صفحہ ۱۸ اور ۱۸۹)

غلام احمد پرویز صاحب فرماتے ہیں:

☆...... پیغامبر دعوت انقلاب لے کر آتا ہے کہ ہر غیر خدائی نظام سے انکار کیا جائے۔ (کتاب ابلیس و آدم صفحہ ۱۲۸ اور کتاب تصوف بھی ملاحظہ فرمائیں)

مولوی مودودی صاحب فرماتے ہیں:

☆...... انسان کی نماز اور روزے اور تسبیح اور تلاوت قرآن اور حج اور زکوٰۃ کو آپ خدا کی عبادت سمجھتے ہیں یہ غلط فہمی اس وجہ سے ہے کہ آپ عبادت کے اصلی مطلب سے ناواقف ہیں۔“

(خطبات صفحہ ۱۲۱)

☆...... ”خدا کے فرمانبردار بندے مل کر اجتماعی طاقت سے ”بغاوت“ کا مقابلہ کریں اور خدائی قانون کو نافذ کریں۔“ (خطبات صفحہ ۱۴۵)

☆...... ”مسلمان جہاں اذان کی آواز سنے سب کام چھوڑ کر اپنے قریب کی مسجد کا رُخ کرے تا کہ سب مسلمان اللہ کی فوج بن جائیں۔ اس اجتماع کی مشق ان کو روزانہ پانچ وقت کرائی جاتی ہے۔ اسے روزانہ پانچ مرتبہ خدائی بگل کی آواز پر دوڑنے اور خدائی چھاونی یعنی مسجد میں جمع ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔“ (خطبات صفحہ ۱۶۴)

☆...... ”یہ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ، حج دراصل تیاری اور تربیت کے لئے ہیں۔ جس طرح تمام دنیا کی سلطنتیں اپنی فوج پولیس اور سول سروس کے لئے آدمیوں کو پہلے خاص قسم کی ٹریننگ دیتی ہیں.... اسی طرح اللہ کا دین بھی... پہلے خاص طریقے سے تربیت دیتا ہے پھر ان سے جہاد اور حکومت الٰہی کی خدمت لینا چاہتا ہے۔“

(خطبات صفحہ ۳۳۱)

☆...... ”جہاں بھی تم ہو جس سرزمین میں بھی تمہاری سکونت ہو وہاں خلق خدا کی اصلاح کے لئے اُٹھو۔ حکومت کے غلط اصول کو صحیح اصول سے بدلنے کی کوشش کرو۔ ناخدا شناس اور شتر بے مہار (مراد غیر مسلم اور مودودی کو نہ ماننے والے حکمران) کے لوگوں سے قانون سازی اور فرمانبرداری کا اقتدار چھین لو..... اسی کوشش کا نام جہاد ہے۔“ (خطبات صفحہ ۳۳۰)

☆...... ”سوائے خدا اور اس کے رسول کے کسی کے حکم کی اطاعت جائز نہیں۔“ (خطبات صفحہ ۱۱۱)

☆...... ”تم جنگ کرو تا کہ دین سے غیر اللہ کی فرمانروائی کا فتنہ مٹ جائے اور دنیا میں بس خدا ہی کا قانون چلے۔ خدا کی ہی بادشاہی تسلیم کی جائے۔“

(خطبات صفحہ ۱۱۵)

☆...... ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس اسلام کی دعوت دیتے رہے... لیکن قوم نے.... دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا... لیکن جب..... داعی اسلام نے تلوار ہاتھ میں لی... تو ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہوگئی۔“

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۷۳)

☆...... ”جس علاقہ میں اسلامی انقلاب رونما ہو وہاں کی مسلمان آبادی کو نوٹس دے دیا جائے کہ جو لوگ اسلام سے اعتقاداً اور عملاً منحرف ہو چکے ہیں وہ تاریخ اعلان سے ایک سال کے اندر اپنے غیر مسلم ہونے کا باقاعدہ اظہار کر کے ہمارے نظام اجتماعی سے باہر نکل جائیں۔ پھر جو کوئی دائرہ اسلام سے باہر قدم رکھے گا اسے قتل کر دیا جائے۔“

(مرتد کی سزا صفحہ ۷۵)

☆...... ”یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین (Preacher) اور مبشرین (Missionaries) کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔ اس پارٹی کے لئے اقتدار پر قبضہ کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔“

(ظہیرؔ اصفحہ ۱۷۱)

☆...... ”اس نے (یعنی اسلام نے) اقوام عالم کے سامنے تین راستے رکھے ہیں... اسلام، جزیہ یا جنگ“ (اسلام کا عدل اجتماعی مصنفہ قطب صفحہ ۴۰۲)

☆...... ”اسلام اور جزیہ..... کو ٹھکرا دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ (غیر مسلم حکومت) اسلام اور عام انسانوں کی فکر کے درمیان حائل رہنے پر مصر ہے۔ ایسی صورت میں ناگزیر ہو جاتا ہے کہ طاقت ہی کے

ذریعے ختم کیا جائے۔

(اسلام کا عدل اجتماعی صفحہ ۴۲۲)

☆......’’جب صالحین کا گروہ منظّم ہو اس کے پاس طاقت ہو اہل ملک کی عظیم اکثریت ان کے ساتھ ہو اس صورت میں بلاشبہ صالحین کی جماعت (مراد جہادی گروپ ناقل) کو نہ صرف حق حاصل ہے بلکہ ان پر شرعی فرض ہے کہ وہ اپنی طاقت منظّم کر کے ملک کے اندر بزور شمشیر انقلاب پیدا کریں اور حکومت پر قبضہ کرلیں۔‘‘ (اسلامی ریاست۔مودودی)

کیا ان فتووں سے ان مولویوں کی دہشت گردانہ ذہنیت ظاہر نہیں ہوتی اور آج ان فتووں کے ہوتے ہوئے کون یقین کرے گا کہ ان مولویوں کا تعلق دہشت گردوں سے نہیں ہے۔ یہ دہشت گردوں سے لاتعلقی کے ہزار بار نہیں ایک لاکھ بار اعلانات کر جائیں کسی کو یقین نہیں آئے گا، کوئی ان کی باتوں کو سچا نہیں سمجھے گا کیونکہ انہوں نے امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی توہین کی ہے اور امام الزمان کی قیادت اور امن و سلامتی والی راہوں کو چھوڑ کر مولویوں کی من گھڑت قیادت کو اپنا کر پُر تشدّد راہوں پر چل پڑے ہیں جس کا نتیجہ یا انجام سوائے آگ اور خون اور ذلت و رسوائی کے اور کیا ہو سکتا تھا جو آج ہر کوئی دیکھ رہا ہے اور آج یہ مولوی صاحبان بڑے بڑے جلسے کرلیں کانفرنسیں کرلیں کچھ بھی کرلیں جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار سے توبہ کرتے ہوئے آپؑ کی قیادت کے جھنڈے تلے جمع نہیں ہو جاتے، کامیابی کی ہلکی سی ایک جھلک بھی دیکھ نہیں سکیں گے۔ چونکہ انتخابات کے موسم کے دن قریب ہیں اس لئے سیاسی پارٹیاں ووٹوں کی خاطر چپ ہیں اور اپنے قریب کرسی پر بٹھا رہے ہیں۔ اس کے بعد دہشت گردی کے مسئلہ پر وہی سیاستدان دوست آپ کے دشمن بن جائیں گے۔

جناب مفتی افتخار احمد صاحب قاسمی نے اپنی اخباری رپورٹ کی تجویز رد قادیانیت و عیسائیت کے عنوان سے لکھا:

’’جمعیۃ علماء کرناٹک کی مجلس منتظمہ کا یہ اجلاس قادیانی مبلغوں اور دیگر ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف تنظیموں کے ذریعہ غریب اور اَن پڑھ مسلمانوں کو مرتد بنانے کی مہم کی مذمت کرتے ہوئے آنے والے خطرات سے آگاہ کرتا ہے۔ قادیانی مبلغین اور عیسائی مشنریاں ملک کے دیگر پسماندہ علاقوں کی طرح کرناٹک میں بھی مسلمانوں کی غربت اور اَن پڑھ ہونے کا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ کپڑے، کھانے تعلیم، علاج، ملازمتوں، نقد امداد اور بینک کے قرضوں کا لالچ دے کر ایمان کی خرید و فروخت کے سودے کئے جا رہے ہیں، قادیانیوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے بدامنی کے واقعات بھی پیش آرہے ہیں۔ جمعیۃ علماء کرناٹک اس طرح کے معاملات میں قانون کو ہاتھ میں لینے کے خلاف ہے تاہم عوام کو آگاہ کرنا ضروری سمجھتی ہے کہ وہ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے خبردار رہتے ہوئے ان کے فریب میں نہ آئیں۔ یہ اجلاس عام ضرورت محسوس کرتا ہے کہ اپنے ایمان کے تحفظ کے لئے ائمہ مساجد اور علماء کرام لوگوں کو ارتدادی سرگرمیوں کی زد میں آنے سے بچانے کی پوری پوری کوشش کریں۔ دارالعلوم دیوبند میں قائم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت سے رابطہ قائم کر کے رہنمائی لیتے رہیں۔ اسی طرح یہ اجلاس عام تمام اسلامی تعلیمی اداروں، مدارس اور دعوتی و خیراتی تنظیموں سے اپیل کرتا ہے کہ ارتدادی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے متاثرہ علاقوں میں علماء و مبلغین روانہ کئے جائیں۔ نیز تربیتی کیمپ اور اجلاس عام کا اہتمام کریں تا کہ غریب عوام کے دین و ایمان کا تحفظ کیا جا سکے۔‘‘ (روزنامہ سالار بنگلور ۳/فروری ۰۹ء)

قرآن کریم میں سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک امتیازی صفت یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ آپؐ بنی نوع انسان کو اندھیروں سے نور کی طرف لے کر آنے والے ہیں۔ (ابراہیم آیت ۲ تا ۴) مذہبی لحاظ سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لانے کا یہی وہ کام تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی غلامی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کو سونپا جانا تھا اور یہ کام آپ کے لئے مقدر تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے متعلق فرمایا کہ وہ حَکَم و عَدل ہوگا وہ ایسے وقت میں آئے گا جب کہ دین میں ٹیڑھی راہیں تجویز ہو چکی ہوں گی۔ خدا تعالیٰ کی جاری کردہ راہ میں سے کئی اور راہیں نکال لی جائیں گی اور مذہب اسلام کو پارہ پارہ کر دیا گیا ہوگا۔ اختلاف حد سے زیادہ بڑھ چکے ہوں گے۔ اس وقت امام مہدی پیدا ہوں جو لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکال لائیں گے۔ چنانچہ امام مہدی کے متعلق اس مضمون کو حدیث میں حَکَم و عدل کے عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسلام کے اس نشاۃِ ثانیہ کے دَور میں رباط پر گھوڑے باندھنا ضروری تھا اس لئے جماعت احمدیہ جو امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے دیہی علاقوں کے غیر تعلیم یافتہ مسلمانوں اور دیگر لوگوں کے لئے بھی تعلیم و تربیت کا بندوبست اپنی استطاعت کے مطابق کرتے ہوئے مسلمانوں کی دینی تعلیم کا بھی انتظام کرتی ہے۔ دینی تعلیم سے مراد دین اسلام کی بنیادی باتیں ہیں۔ مثلاً کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسلامی نماز، روزہ، حج اور زکوۃ وغیرہ کی تعلیم سکھاتی ہے چونکہ جماعت احمدیہ آزادی ضمیر کی علمبردار ہے۔ کسی کو زبردستی مذہب تبدیل کرائے جانے کی مخالف اور خلاف شریعت سمجھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا سلوگن ہے ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘

اس کے برخلاف مامورین من اللہ کے مخالفین ہر دَور ہر زمانہ میں مامور من اللہ کی باتوں کو اپنے مذہبی اصولوں اور طبیعتوں کے خلاف پا کر ایک ہی راگ الاپتے آئے ہیں کہ یہ مرتد ہے اور لوگوں کو بھی مرتد بنا رہا ہے اور اس کی ارتدادی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں بڑھ گئی ہیں۔ اسے روکنا چاہئے۔ چنانچہ یہ نعرہ حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف بھی بلند ہوا۔ یہ نعرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف بھی بلند ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف بھی بلند ہوا اور یہ نعرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیخلاف بھی بلند ہوا۔ اور یہ نعرہ سب سے زیادہ سب سے بڑھ کر شدت کے ساتھ سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بلند ہوا اور آج وہی راگ وہی نعرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق عاشق زار مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی جماعت کے خلاف بلند ہوا ہے۔ اور ان مخالفین نے اپنے زعم میں مرتدین کی جو سزاء تجویز کی ہے وہ اُن کا قتل ہے۔

چنانچہ مفتی افتخار احمد صاحب قاسمی صدر جمیعۃ علماء کرناٹک نے قانون کو ہاتھ میں نہ لینے کی جو بات کی ہے وہ یہی ہے کہ اگر تم اپنی سرگرمیوں سے مثلاً کلمہ طیبہ پڑھانا، نماز سکھانا، اردو عربی پڑھانا سکھانا نہیں چھوڑو گے اور ان سرگرمیوں سے جو ہماری نظر میں غیر اسلامی ہیں باز نہیں آؤ گے تو ہم تمہیں قتل کر دینگے کیونکہ ہر دَور ہر زمانہ میں ہمارے بزرگوں نے تم جیسوں کی یہی سزا تجویز کی ہے۔

اور جب بھی ان مخالفین نے الٰہی جماعتوں کے خلاف قوت و طاقت کا استعمال کیا یا ظلم و زیادتی کی تو ان کے زمینی قانون کے مقابلہ آسمانی قانون یعنی اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے ان معاندین کو تہس نہس کر دیا۔ پس ہم کمزور ہیں اس کا ہم اعتراف بھی کرتے ہیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خدا کمزور نہیں ہے وہ اپنے مظلوم و مخلص بندوں کے لئے اپنی غیرت دکھاتا آیا ہے۔ اُس نے ایک اونٹنی کو تکلیف پہنچانے مراد حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو جس پر سوار ہو کر آپؑ دعوت الی اللہ کا کام کرتے تھے، اُس اونٹنی کو دشمنوں نے چشمہ سے پانی پینے سے روکا اور زخمی کر کے اُسے تکلیف پہنچائی تو اللہ تعالیٰ نے ساری قوم کو تہس نہس کر دیا تھا۔ تو پھر وہ خدا اپنی قائم کردہ جماعت کو کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ پس قانون کو ہاتھ میں نہ لینے والی دبی زبان میں دھمکی سے جماعت احمدیہ مرعوب ہو کر اپنے فریضہ سے منہ موڑنے والی جماعت نہیں ہے اور پھر اس طرح کی غیر ذمہ دارانہ غیر اسلامی باتیں کرنے کا حق آپ کو کس نے دیا ہے آپ اسلام کے ٹھیکیدار کب سے بن گئے ہیں۔ کس نے آپ کو بنایا ہے اگر آپ مسلمانوں کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں تو شوق سے خدمت کریں آپ کو کس نے روکا ہے خدا تعالیٰ کی زمین وسیع ہے۔ ہم بھی اسلام ہی کی خدمت پر لگے ہوئے ہیں۔ پس دعوت الی اللہ کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے اسے روکنے کا حق کسی کو نہیں ہے۔ اور پھر سچے اور حقیقی اسلام کی نشانی یہ ہے کہ اُس میں خلافت کا بابرکت نظام ہو۔ اس سے تو آج سارے مسلمان سوائے احمدی مسلمانوں کے محروم ہیں۔ پس آپ اپنے اندر تمام اسلام کی طرف منسوب ہونے والے فرقوں اور جماعتوں کو شامل کر کے ایک نظام خلافت ہی قائم کر کے دکھا دو تا کہ ہمیں بھی احساس ہو جائے کہ آپ پکے اور سچے اسلام کے مسلمان اور داعی ہیں۔ ورنہ یہ دعاوی صرف دعاوی ہی رہ جائیں گے۔

آپ کی مجلس تحفظ ختم نبوت کے متعلق:

’’تحفظ ختم نبوت کی تحریک چلانا مضحکہ خیز حد تک بے معنی ہے۔‘‘

مولانا وحید الدین خان صدر اسلامی مرکز الرسالہ لکھتے ہیں:

’’موجودہ زمانہ کے مسلمان نہایت جوش و خروش کے ساتھ تحفظ ختم نبوت کی تحریک چلاتے ہیں۔ مگر اس قسم کی تحریکیں مضحکہ خیز حد تک بے معنی ہیں۔ ختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری تو خود اللہ نے لے رکھی ہے پھر مسلمان اس میں کیا رول ادا کر سکتے ہیں؟ اس قسم کی تحریک اتنا ہی بے معنی ہے جتنا کہ شمس و قمر کے تحفظ کی تحریک چلانا۔‘‘

(الرسالہ نظام الدین ویسٹ مارکیٹ نئی دہلی ۱۳/مارچ ۲۰۰۳ء صفحہ ۴۲)

اسی طرح مولانا وحید الدین خان صاحب رقمطراز ہیں:

’’عجیب بات ہے کہ پاکستان میں بے شمار اسلامی جماعتیں اور اسلامی تنظیمیں ہیں مگر غالباً کوئی ایک جماعت یا تنظیم ایسی نہیں ہے جس کے پروگرام میں یہاں کے غیر مسلموں تک اسلام پہنچانا شامل ہو۔ پاکستان میں ہندو اور عیسائی قابل لحاظ تعداد میں آباد ہیں مگر مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے تو انہوں نے بے پناہ ہنگامے کئے

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

مگر غیر مسلموں کو اسلام کی رحمت میں داخل کرنے کے لئے کوئی بھی قابل ذکر کوشش اب تک پاکستان میں وجود میں نہ آسکی حالانکہ اس ملک میں عیسائی زبردست تبلیغی کوشش میں مصروف ہیں۔ یہی حال ساری دنیا کے مسلمانوں کا ہے۔ وہ لوگوں کو جہنم میں ڈالنے کے لئے تو بہت بے قرار ہیں مگر لوگوں کو جنت میں پہنچانے کے لئے ان کے اندر کوئی تڑپ نہیں پائی جاتی۔‘‘

(ماہنامہ الرسالہ نئی دہلی جولائی ۱۹۸۵ء صفحہ ۳۷)

ممتاز صحافی جناب مولانا حکیم برہم صاحب گورکھپوری اپنی وفات سے پہلے آخری مضمون میں جو ان کی وفات کے بعد شائع ہوا، تحریر فرماتے ہیں:

’’ہندوستان میں صداقت اور اسلامی سپرٹ صرف اس لئے باقی ہے کہ یہاں روحانی پیشواؤں کے تصرفات باطنی اپنا کام برابر کررہے ہیں..... اور سچ پوچھو تو اس وقت یہ کام جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کے حلقہ بگوش اسی طرح انجام دے رہے ہیں جس طرح قرونِ اولیٰ کے مسلمان انجام دیا کرتے تھے۔‘‘

(اخبار مشرق گورکھپور مورخہ ۲۴ر جنوری ۱۹۲۹ء صفحہ ۲)

دیوبندیوں کی مجلس ختم نبوت کے اغراض و مقاصد

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں ہی عطاء اللہ شاہ بخاری و محمد علی جالندھری اہل سنت کے مقتدر علماء حضرت مجاہد اعظم مولانا ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ خطیب مسجد وزیر خان لاہور، صدر مجلس عمل اور شیر بیشہ خطابت حضرت مولانا صاحبزادہ فیض الحسن شاہ مدظلہ کی جوتیاں چاٹا کرتے تھے اور انہیں کے نام پر دیوبندی دو لاکھ روپیہ لوگوں سے بٹور کر ثواب دارین سے مشرف ہوئے تھے۔‘‘

(ہفت روزہ چٹان لاہور اشاعت ۲۳ر مارچ ۱۹۶۶ء انجمن تحفظ حقوق سوادِ اعظم برطانیہ)

مولانا مودودی صاحب مولوی ظفر علی خان صاحب کی ایک گونہ تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اس کاروائی سے دو باتیں میرے سامنے بالکل عیاں ہوگئیں۔ ایک یہ کہ احرار کے سامنے اصل سوال تحفظ ختم نبوت کا نہیں ہے بلکہ نام اور شہرے کا ہے اور یہ لوگ مسلمانوں کے جان و مال کو اپنی اغراض کے لئے جوئے داؤں پر لگا دینا چاہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ رات کو بالاتفاق ایک قرارداد طے کرنے کے بعد چند آدمیوں نے الگ بیٹھ کر ساز باز کیا ہے اور ایک دوسرا ریزولیشن بطور خود لکھ لائے ہیں۔ میں نے محسوس کیا کہ جو کام اس نیت اور ان طریقوں سے کیا جائے اس میں کبھی خیر نہیں ہوسکتی اور اپنی اغراض کے لئے خدا اور رسول کے نام سے کھیلنے والے جو مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کریں اللہ کی تائید سے کبھی سرفراز نہیں ہوسکتے۔‘‘

(روزنامہ تسنیم لاہور ۲ر جولائی ۱۹۵۵ء صفحہ ۴ کالم نمبر ۴-۵)

جس اسلام کی تبلیغ کرنا اسلام کی پُر امن تعلیمات سے آگاہ کرانا دیہاتی بھولے بھالے مسلمانوں کو دین کی موٹی موٹی باتیں مثلاً نماز پنج وقتہ اور رمضان کے روزوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ پابند کرانا۔ آپ کے نزدیک ارتدادی سرگرمیاں ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے اور پھر اگر یہ ارتدادی سرگرمیاں ہیں تو بتائیے اسلامی سرگرمیاں کیا ہیں وہ جو آپ کے ہم نوالہ و ہم پیالہ افغانستان و پاکستان اور ہندوستان میں سرانجام دے رہے ہیں.....؟ ہوش کے ناخن لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نور بصارت عطا کرے۔

ایک آخری بات یہ ہے کہ آپ کا جماعت احمدیہ کے ساتھ عیسائی تنظیموں و مشنریوں کا ذکر کرنا بھی ایک پُر حکمت جھوٹا پُر فریب اعتراض ہے کہ عیسائی تنظیمیں اور مشنریاں اس مہم میں جماعت احمدیہ کے مددگار ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

’’اور کافر کہتے ہیں کہ یہ صرف ایک جھوٹ ہے جو اس نے بنالیا ہے اور اس کے بنانے پر ایک اور قوم نے اس کی مدد کی ہے۔ پس ان لوگوں نے (یہ بات کہہ کر) بہت بڑا ظلم کیا ہے اور بہت بڑا جھوٹ بولا ہے۔ (سورۃ الفرقان:۵)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اُس کو زندہ سمجھا جائے اُس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔‘‘ (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

آپؑ نے فرمایا:

’’حیات مسیح سے جو فتنہ پیدا ہوا ہے وہ بہت بڑھ گیا ہے.... حضرت عیسیٰ کی حیات اوائل میں تو صرف ایک غلطی کا رنگ رکھتی تھی مگر آج یہ غلطی ایک اژدہا بن گئی ہے جو اسلام کو نگلنا چاہتی ہے..... اسلام تنزل کی حالت میں ہے اور عیسائیت کا یہی ہتھیار حیات مسیح ہے جن کو لے کر وہ اسلام پر حملہ آور ہورہے ہیں اور مسلمانوں کی ذریّت عیسائیوں کا شکار ہورہی ہے..... اس لئے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اب مسلمانوں کو متنبہ کیا جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۴۵)

آپؑ فرماتے ہیں:

’’تم عیسیٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے ایسا ہی عیسیٰ موسوی کی بجائے عیسیٰ محمدیؐ آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۴۵۸)

اسی طرح آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اے مسلمانو! سنو اور غور سے سنو کہ اسلام کی تاثیر کو روکنے کے لئے جس قدر پیچ دار افتراء اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔ یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعہ بھی جس کی تشریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے اس راہ میں ختم کئے گئے۔‘‘ (فتح اسلام صفحہ ۶)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا:

’’اور جس قدر اسلام کو ان لوگوں کے ہاتھ سے ضرر پہنچا ہے اور جس قدر انہوں نے سچائی اور انصاف کا خون کیا ہے ان تمام خرابیوں کا کوئی اندازہ کر سکتا ہے؟... پہلے ان تمام فتنوں کا نام ونشان نہ تھا اور جب چودھویں صدی کچھ نصف سے زیادہ گذر گئی تو یک دفعہ اس دجالی گروہ کا ظہور ہوا۔‘‘ (ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۹)

یہ اُس شخص کے کلمات طیّبات ہیں جس پر اُس کے مخالفوں نے انگریزوں کا ایجنٹ اور اُس کا خود کاشتہ پودا ہونے کے جھوٹے من گھڑت الزامات لگائے ہیں جس کا ذکر آپ نے مبہم الفاظ میں کیا ہے۔ اللہ ان لوگوں پر رحم کرے اب تو ان کے گناہ امام الزمان کے انکار و تکذیب کے نتیجہ میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ دعا بھی کام نہیں کرتی اور ساری قوم ایک انجانے عذاب میں مبتلا ہوگئی ہے۔ کوئی نکلنے کی راہ نظر نہیں آتی سوائے امام الزمان کو قبول کر لینے کے اس کی بیعت میں داخل ہو کر اپنے ایمانوں کی تجدید کر لینے کے اس کے سوا اور کوئی راہ نہیں بس یہی راہ نجات ہے۔ پھر سوچو اور غور کرو کہ کیا عیسائی ایسے شخص کی مدد کرینگے جو ان کے عقائد کا ہی دشمن ہے۔

مسلمانوں کی بے دینی اور جہالت کا اظہار کرتے ہوئے مفتی افتخار احمد قاسمی صدر جمیعت العلماء کرناٹک تحریر کرتے ہیں:

’’اس وقت مسلمان معاشرتی اور اخلاقی اعتبار سے جس انتہائی پستی کو پہنچ چکے ہیں وہ ناقابل بیان ہے، ان کی ایک بڑی تعداد کے ذہنی فکری و عملی زوال کا حال یہ ہے کہ وہ شرک و کفر کے مظاہر و اعمال کو کھلے عام اپنانے میں کوئی عار محسوس نہیں کررہی ہے اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مسلمانوں کی موجودہ ذلت کی اصل وجہ دین سے دوری ہے ان میں سماجی و مذہبی بے راہ روی عام ہے اسلام کے ضروری اور بنیادی احکام سے عدم توجہی اور کسی حد تک بے زاری پائی جاتی ہے، ایسے ماحول میں تمام ہی مسلمان خاص کر علماء کرام پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی انجام دہی کریں......

منشیات کا استعمال نوجوانوں میں تیزی کے ساتھ بڑھتا جارہا ہے جس کے مفاسد بھی عیاں ہیں، مسلم معاشرہ میں بہت سی ایسی غلط رسمیں پھیلتی جارہی ہیں جن کی وجہ سے بے دینی بے راہ روی کے علاوہ ہماری معاشی، اقتصادی اور معاشرتی زندگی بدتر ہوگئی ہے۔ مختلف مواقع پر عدالتوں کے فیصلے بھی اسلامی احکام و تعلیمات کے منافی آتے ہیں۔ مغربی تہذیب اور عیش کوشی کے بڑھتے رجحانات سے اسلامی تشخص ختم ہورہا ہے......

دیہی آبادی اور خاص طور سے دور دراز کے علاقوں میں جہالت اور دین وایمان سے بے خبری عام ہے۔ بہت سے مسلمان ایسے ہیں جو کلمہ تک صحیح نہیں پڑھ سکتے ہیں نیز عصری تعلیم گاہوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو دین کی ابتدائی چھوٹی چھوٹی بنیادی باتیں بھی معلوم نہیں ہیں۔ حلال و حرام کا علم نہیں ہے۔‘‘ (روزنامہ سالار بنگلور ۳ر فروری ۲۰۰۹ء)

ایسی حالت میں اگر جماعت احمدیہ کے مبلغین و معلمین کرام تعلیم و تربیت کا فریضہ انجام دیتے ہیں تو اس پر اعتراض کے کیا معنی....؟ اللہ تعالیٰ انہیں عقل و سمجھ عطا کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم
وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Email: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

”الحمراء“ سے ”جبل الطارق“ تک

............(نبیلہ رفیق-ناروے)............

جب سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسجد بشارت کا تحفہ دیا ہے۔ جب سے اندلس کی تاریخ میں طارق بن زیاد کے ساتھ ساتھ مسجد بشارت اور وہ مبارک وجود جنکی کوششوں، دُعاؤں، تحریکات اور برکات سے مسجد کا تحفہ نصیب ہوا ہے۔ ان کے نام بھی ہمارے ہاں اندلس کی تاریخ میں ساتھ ساتھ چلنے لگے ہیں۔

برس ہا برس سے دل میں ایک منصوبہ بنتا رہتا، اسپین جانا ہے، اسپین جانا چاہئے۔ مسجد بشارت کو دیکھنا چاہئے۔ مگر نہ جانے کیوں ناروے میں رہتے ہوئے بھی وقت گزرتا رہا اور موقع نہ ملا۔ مگر ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے، جب اللہ کی مرضی ہونا تھی تب ہی پروگرام بننا تھا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے آٹھ نومبر کو چند ساتھیوں کے ساتھ ہمارا بھی انتظام کر دیا۔ یوں آٹھ نومبر کو ہم ملاغا کے ہوائی اڈے پر اترے۔ ملاغا اترتے ہی گرمی کے بھبکوں کا احساس ہوا۔ گاڑی والی کمپنی سے آدھ گھنٹے کی کاروائی کے بعد گاڑی کی چابی لی، گاڑی بھی خود جا کر ڈھونڈی۔ سامان رکھا اور چل پڑے۔ لیکن اچانک احساس ہوا کہ یہ کیا سڑکوں اور چورستوں کی پلیٹوں پر کوئی اور ہی قسم کی زبان لکھی ہوئی ہے، نہ اردو ہے نہ انگلش ہے، چلو کم از کم نارویجن ہی ہوتی ہم جو ڑکر پڑھ تو لیتے، ہوائی اڈے سے نکلتے ہی چوک تھا۔ اس کے گرد دو چار چکر لگائے ہمارے خیال میں ہماری رہائش گاہ کا بورڈ اس چوک میں لگا ہونا چاہئے تھا۔ چوتھے چکر پر فیصلہ ہوا کہ ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہوتے ہیں، اور صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہیں۔ اتنے میں ہمیں یاد آیا کہ ہمارے پاس تو نیوی گیٹر ہے۔ اسے نکال کر اپنی رہائش گاہ کا ایڈریس لکھنا شروع کیا۔ بہت جلد اس بات کا ادراک ہو گیا کہ نیوی گیٹر تو ہے، مگر اسے چلانے والے اور اس میں ایڈریس بھرنے والے بچے تو پیچھے ناروے میں رہ گئے ہیں۔ وہ تو ساتھ نہیں ہیں۔

اب تو خدا کے بعد اپنی ناقص عقل پر ہی انحصار کرنا تھا، کیونکہ ہم نے کسی قسم کا نقشہ وغیرہ قسم کی چیز اپنے پاس نہیں رکھی ہوئی تھی۔ بہت سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ اپنی رہائش گاہ کے مالکوں کو فون کر کے پوچھا جائے۔ یہ فیصلہ کافی حد تک فائدہ مند رہا ہمیں موٹی موٹی سڑکوں کے نام بتا دئے گئے، کچھ اور بھی اشارے ملے جس سے کم از کم یہ ہو گیا کہ ہم ملاغا شہر والی سڑک پر چڑھنے کے قابل ہو گئے۔ اب شہر میں تو داخل ہو گئے۔ مگر اس محلے اور گلی کا سراغ ملتا نظر نہیں آ رہا تھا۔ ایک، دو، تین بہت سے لوگوں سے پوچھا کہیں سے سرا پکڑا ہی نہیں جا رہا تھا۔ باہمی مشورے سے ایک مرتبہ پھر مالکان رہائش سے فون پر رابطہ کیا گیا۔ مالکان بھی تقریباً تقریباً ہمارے جتنے ہی ذہین تھے۔

بتانے والے کا بھی وہی انداز تھا جو چمن عباس کی سادہ لوح دیہاتی عورتیں ربوہ اسٹیشن پر آ کر اسٹیشن ماسٹر سے کہتیں۔ بابو مجھے وہاں کی ٹکٹ دے دو۔

جہاں میری بیٹی بیاہی ہوئی ہے۔ کسی ایک اسپتال کا چرچا بار بار ہو رہا تھا کہ وہاں پہنچو، اب وہاں کیسے پہنچا جائے۔ آخری سرے پر پہنچ کر ہمیں گلی کا سراغ نہیں مل رہا تھا۔ بہت دیر کی ملاغا گردانی کے بعد آخر کار ہم ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں ایک ریسٹورنٹ کے باہر لگی ہماری مطلوبہ نام پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ سوچا اس کے قریب ہی کہیں ہو گا۔ گاڑی پارک کی۔ اندر جا کر معلوم کیا، یہاں بھی پہلے والی مشکل کہ نہ وہ ہمیں سمجھیں نہ ہم ان کی زباں جانیں ایک سیلز گرل باہر نکلی کچھ نشان کاغذ پر لگائے کچھ اشارے ہاتھوں سے کئے۔ جس سے یہ پتہ چلا کہ یہی سڑک ہے مگر اصل مقام بہت اوپر جا کر آنا ہے۔

بہر حال اس کے بتائے ہوئے اشاروں پر چل پڑے، ناروے کے پہاڑی علاقوں سے بھی پتلی اور تنگ اور بل کھاتی رہائشی مکانات کے اندر اندر جاتی سڑک ہمیں بہت اوپر پہاڑی پر لے گئی۔ جہاں ہماری رہائش تھی۔ اس جگہ سے سارا ملاغا نظر آ رہا تھا۔

ناروے میں اسپین کے لئے ٹکٹیں بک کروانے کے لئے۔ ایک ایسے خاندان سے مشورہ لینا ضروری تھا جو کہ کسی کرائے کی رہائش میں رہ کر سب علاقوں کی سیر کر کے آئے ہوں۔ تاکہ کچھ محل وقوع کا اندازہ ہو سکے، اس سلسلے میں مکرم باسط صاحب کے ہونہار بیٹے عزیزم عبدالقدوس سے رابطہ کیا گیا۔ اس کے ہدایت نما مشورے کے مطابق ہمیں ملاغا کے علاقے میں یا آس پاس رہنا تھا، کیونکہ جغرافیائی لحاظ سے ایک طرف الحمرا یعنی غرناطہ پڑتا تھا اور دوسری طرف پیڈرو آباد اور قرطبہ تھا۔ ایک پورا دن جبرالٹر کے لئے مخصوص ہونا تھا، اور وہ بھی ملاغا سے ڈیڑھ ایک گھنٹے پر تھا۔ لھٰذا، ملاغا رہنا سب سے بہتر ہو سکتا تھا۔

وہاں جا کر اور جغرافیے کی صورتِ حال دیکھ کر احساس ہوا کہ ہم نے بالکل درست بندے سے مشورہ لیا تھا۔ انشاء اللہ سب ٹھیک رہے گا۔ اُس بچے کا شکریہ۔ رات کمرے میں اکٹھے ہو کر صبح کا پروگرام بنایا۔ صبح سویرے غرناطہ کی طرف جانا تھا۔ الحمراء کے بعد وہیں سے پیڈرو آباد اور رات اپنی مسجد بشارت میں قیام کرنا تھا۔

ناروے سے ہی مکرم امیر صاحب (مکرم زرتشت منیر احمد صاحب) نے ہماری درخواست مسجد بشارت میں قیام کے لئے فیکس کر دی تھی۔

رات اپنی قیام گاہ کے ایک سیانے سے ملاغا شہر سے نکلنے کا رستہ معلوم کیا اس نے ازراہِ شفقت احسان کرتے ہوئے۔ شہر کے بازار سے بڑی سڑک تک کا نقشہ کچھ تجریدی آرٹ میں بنا دیا۔ ہم بھی خوشی خوشی اسے لے کر سو گئے، کہ اب تو کوئی مشکل نہیں ہے، غرناطہ کی سڑک پکڑ لی تو بس الحمراء پہنچ گئے۔ ویسے بھی الحمراء تو اپنے باپ دادا کا بنایا ہوا ہے۔ اسے ڈھونڈنا مشکل نہیں ہو گا۔ صبح صبح اُٹھ کر رختِ سفر باندھا شہر کے بڑے بازار تک تو پہنچ گئے، مگر اب شہر سے باہر نکلنا بہت ہی بھول بھلیوں کا کھیل تھا۔ یہ مرحلہ بھی ہمارے خدا نے ہم پر خاص شفقت کرتے ہوئے حل کر دیا ورنہ یہ ہمارے بس کا نہیں تھا۔ کیونکہ باہر کی سڑک کئی کلومیٹر چل کے پھر آنی تھی۔ شہر سے باہر نکلنے کے بعد تقریباً آدھ گھنٹے بعد الحمراء کا سرخ رنگ کا بورڈ آنا شروع ہو گیا جو مسلسل انتہائی سلجھے ہوئے طریقے سے راستہ بتاتا رہا۔ اور ہم دو گھنٹے بعد سیدھے الحمراء کی پارکنگ کے اندر تھے۔ الحمد للہ۔ مگر جو ہم نے ملاغا سے غرناطہ تک کے رستے میں نظارے دیکھے ان کی نظیر صرف اسپین کے دوسرے علاقوں میں ہی مل سکتی ہے۔ سارا یورپ پھر لیں دوسری دنیا پھر لیں، پوٹھہاری قسم کی زمین میں ایک ترتیب سے لگے ہوئے زیتون کے پودے اور زمین کی سطح سے لے کر باغ کی اوپر والی چوٹی تک پتلی بل کھاتی۔ پختہ پگ ڈنڈیاں۔ ایسی کاشت کاری کا نظام میرے خیال میں دنیا کے کسی بھی ملک میں نہیں ہو گا۔ کھیتوں، مرغزاروں، میدانوں، صحراؤں، دریاؤں نہروں، جھرنوں، آبشاروں، برفانی چوٹیوں اور گلیشیئر کے حسن سے بھرے ہوئے۔ علاقوں کی سیر کرنا، دیکھنا اور تعریف کرنا اور بات ہے۔ مگر اسپین کے زیتون کے باغات اور باغات لگانے کا ایسا اصول دنیا کے کسی بھی خطے میں نہیں ہو گا۔

کیونکہ قدرت کی عطا شدہ زمین اور فضا کے ساتھ ساتھ انسانوں نے (عرب مسلمانوں نے) اپنا ذہن جس طریق پر اس پوٹھہاری زمین سے کالے اور سبز زیتون کے روپ میں سونا نکالنے میں لگایا ہے، اسکی مثال نہیں۔ بار بار سورہ التین میں اللہ تعالیٰ کی کھائی ہوئی قسم یاد کرتے رہے۔

غرناطہ۔۔ عربوں کے فتح کردہ اور جدید تعمیر کردہ اندلس کا شہر غرناطہ جس کے لئے ایک دفعہ ایک اسپینش شاعر Manuel Machado کو چار لفظوں میں بیان کرنے کو کہا گیا تو اس نے اسے ان چار الفاظ میں بیان کیا ،، secret water which cries ----

----. اس چلاتے ہوئے پوشیدہ پانی کے جھرنوں کے ساتھ ساتھ ایک اور راز بھی غرناطہ میں موجود ہے۔ اور وہ ہے۔۔ الحمراء جسے میرے خیال میں بنانے والے بنا کر بنوانے والے بنوا کر اتنا خوش نہیں ہوئے ہونگے جتنا اسے اس کے مالکوں اور وارثوں سے چھیننے والے خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران بھی ہوئے ہونگے کہ، ایسی نفیس اور اعلیٰ ذوق اور سوچ رکھنے والے ایسی مہارت اور فن دکھانے والے فنِ تعمیر کی اس بلندی پر پہنچنے والے کیسے ہمارے داؤ فریب میں آ گئے کیوں اس قلعے کی طرح مضبوط بن کر ہمارے رستے میں کھڑے نہ ہو گئے،۔ یقیناً ان کی سوچیں ان کے ارادے ان کے عزم اس قلعے کی طرح ہی مضبوط ہونا چاہئے تھے۔ مگر پھر سب کچھ بھربھری مٹی کیسے بن گئے ؟۔

الحمراء۔۔ ٹکٹیں خرید کر قطار اندر قطار جاتے ہوئے ایک جمِّ غفیر کے ساتھ ساتھ طویل دورویہ دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اس حصے تک آ گئے جہاں اس عظیم عمارت کے مختلف محل ایستادہ تھے۔ پچھلی طرف دریا اور سامنے پہاڑی سلسلہ۔ ہمیں ڈیڑھ بجے والے گروپ کے ساتھ اصل محل کو دیکھنے اندر جانا تھا اتنے عرصہ میں اس کے دائیں بائیں والے اُجڑے ہوئے محلات کا ماضی پڑھنے کی کوشش کرتے رہے دیکھتے رہے۔ ڈیڑھ بجے ہم نے اس محل کا وہ حصہ دیکھنے کے لئے قطار میں لگنا تھا جس میں یادِ رفتہ کی عظمت کی بچی کھچی باقیات موجود ہیں۔ ہمارے دل تیزی سے دھڑک رہے تھے، معلوم نہیں، اندر جا کر کیا نظر آئے ہم اسے تاریخ کے آئینے سے دیکھ بھی سکیں گے یا نہیں۔ باہر کے اُجڑے ہوئے دیار دیکھ کر ہی دل سخت ملول ہو رہا تھا۔ لا غالبَ اِلا اللہ کی تحریرات کے متعلق اردو لٹریچر میں پڑھکر ہی سنسنی سی جسم میں دوڑ جاتی تھی۔ اب تو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ بہر حال چلتے چلتے۔ اس طلسماتی ماورائی محل میں آ گئے، جسے دیکھ کر سب سے پہلا احساس یہ ہوا کہ واقعی، اللہ کے سوا کوئی غالب نہیں کوئی عظمت کے لائق نہیں۔ جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے! دوسرا احساس جو اندھیرا بن کر حواس پر چھایا کہ یہ ،، چیز ہماری ہے! مگر ہماری نہیں ،، فوراً دل کو سنبھال لیا، نہیں نہیں، یہ ہمارے بڑے بزرگوں نے بنایا ہوا ہے، ”پدرم سلطان بود“ کا اصل فلسفہ آج اپنے اوپر پورا ہوتے دیکھا۔ اب تک تاریخ اور تقدیر کی بے رحمی سے جو کچھ بھی ہو چکا تھا وہ ایک طرف، اب، جو بھی تھا پدرم بودی کی حقیقت اپنی جگہ اصل میں الحمراء تو بہت پہلے شروع ہو چکا تھا۔ میرے خیال میں وہاں ایک مسلمان جا کر اپنے احساسات کا بیان تو دے سکتا ہے مگر اس عجیب وغریب فنِ تعمیر کی تفصیل الفاظ میں بیان کرنا انتہائی مشکل ہے۔ الحمراء کیا ہے، اندلس میں عرب مسلمانوں کی شان وشوکت، عظمت، فنِ تعمیر، کی شاہانہ سوچ کا منہ بولتا ثبوت عرب مسلمان بادشاہوں نے تو جو سوچا ہو گا، سوچا ہو گا آخر وہ انجینیر ماہر تعمیرات، وہ مزدور جنہوں نے اپنی انگلیوں سے اس کی چھتوں اور در و دیوار کو شب و روز کی محنتِ شاقہ سے بنایا ہو گا۔ وہ کس قسم کے لوگ ہونگے، اگر اس وقت کوئی کھڑا ہو کر اس کی چھتوں پر سجنے والے نقش ونگار کی گل شماری کرنے لگے تو اسے کئی قسم کے جاپانی کیمروں کی ضرورت پڑے۔ جو ایک ایک ٹکڑے کی برابر تراش خراش پیمائش اور ہم آہنگی کو نظر کے دائرے میں سمونے کی مدد کر سکیں۔ لیکن وہ کون تھے جنہوں نے ان چھتوں ان دیواروں کی ایک ایک انچ کو اپنی انگلیوں کی مشینوں سے سجایا تھا۔ پہاڑ کے اوپر انسانی ہاتھوں کا ایسا کمال دکھاتا جو صدیوں سے ہزار آفات پڑنے کے باوجود بھی اپنی آب وتاب برقرار رکھے ہوئے ہے۔ گو کہ متعصب حملہ آوروں نے قبضہ کرتے ہی، اس کے حسن کو روندنے میں کوئی قصر نہیں اُٹھا رکھی تھی۔ گو کہ حملہ آوروں نے جتنا اجاڑ سکتے تھے اتنا تو اجاڑا۔ اور تو اور نیپولین نے بھی اسے دھماکے سے اُڑانے کا مکمل منصوبہ تیار کر رکھا تھا، مگر شائد اللہ تعالیٰ نے آئیندہ آنے والی نسلوں کو عرب مسلمانوں کی عظمت کی بازگشت دکھانا تھی۔ اس لئے نیپولین کا منصوبہ خاک میں مل گیا۔ لا غالب الاّ اللہ!

ایک ایک چیز کو خاموش، خوشی اور راذیت کے ملے جلے جذبات کے ساتھ دیکھا۔ جگہ جگہ رُک کر تصاویر لیں تصاویر بنوائیں۔ محل کے پیچھے پہاڑی سلسلہ دیکھ کر آخری مفتوح بادشاہ عبداللہ کی حسرت بھری آنکھوں سے گرتے آنسو اور اس کی والدہ کے تاریخی الفاظ کہ جس کی تم مردوں کی طرح حفاظت نہیں کر سکے اب اس پر عورتوں کی طرح رو کیوں رہے ہو، یاد کئے۔ چشمِ تصور میں فرنینڈس اور ازابیلا کو محل کی چابیاں ہاتھوں میں لیتے اور خوشی سے صلیب کے نشان بناتے ہوئے دیکھا، پھر ان مغرور حملہ آوروں کا مسلمان بادشاہ کے ساتھ مسلمانوں سے حسنِ سلوک کرنے کے، ٹوٹتے ہوئے معاہدے اور ان کی تلواریں معصوم مسلمانوں کے خون سے نہاتے ہوئے نظر آتی رہیں، ان تمام شہیدوں پر دُعائے مغفرت کی ان کی بلندیٔ درجات کی دُعا کی جو اپنے حاکموں کی ناعاقبت اندیشی پر قربان ہو گئے۔

ا۔ الحمرا محل کا پورا علاقہ بذاتِ خود ایک پورا شہر ہے، وسیع وعریض رقبے پر شہر کی چوٹی پر بنا ہوا یہ عربوں کے وقار اور عظمت کی علامت لمبی لمبی سڑکوں راہداریوں حسین و دلفریب گلشن اور باغات سرخ پتھروں کی چوبی دیواریں

کبھی نہ بند ہونے والے فوارے جن کی تفصیل بیان کرنا آسان نہیں۔ جگہ جگہ ابتدائی زمانہ میں رکھے گئے نام بھی دیکھنے کو ملے، یعنی سلطانہ باغ ایک انتہائی دلکش باغ ہے جس کو الفاظ میں بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ سرو کے درختوں کو خوبصورت انداز سے تراش کر گزرگاہیں اور دروازے بنائے گئے ہیں۔ فواروں کا جلترنگ عجیب بہار دے رہا تھا۔

محل کے کمروں کے بیچوں بیچ ایک ایسا کمرہ آیا جو چوکور تھا، ہم نے دیکھا کہ چاروں کونوں میں کان لگا کر کوئی نہ کوئی ہمارے جیسا کھڑا ہے، غور کرنے پر معلوم ہوا کہ اگر ایک کونے کی دیوار میں منہ لگا کر سرگوشی کرو تو دوسرے شخص کے دوسرے کونے میں کھڑے کان میں آواز آتی ہے۔ ہم نے بھی جھٹ اپنے کان ایک کونے میں لگا دئے۔ واقعی کوئی جواب نہیں، کوئی نظیر نہیں تھی، بحیرہ روم کے پرے سے آنے والے عرب مسلمانوں کی، پھر کیا دیکھتے ہیں کہ ان چاروں کونوں میں عربی رسم الخط میں مختلف اسلامی نام لکھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان دیواروں پر ہماری زبان میں کچی مٹی جیسی مٹی لپی ہوئی تھی۔ اس لئے تحریر بڑی آسانی سے لکھی جارہی تھی۔ ہم کیوں پیچھے رہتے جھٹ اردو میں ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی چھپائی کردی۔ پانچ بجے کے قریب ہم مسلمانوں کی کھوئی ہوئی عظمت کا سرسری سا دیدار کرکے باہر نکل آئے۔ باہر نکل کر سڑک کی دوسری طرف دُکانوں سے سووینیر خریدے۔ اب یہاں سے پیڈرو آباد جانے کا مرحلہ تھا ہمارے پاس تو کوئی نقشہ نہیں تھا۔ وہاں جانے کے لئے ہم نے مسجد میں مربی صاحب سے رابطہ کیا۔ مسجد بشارت کے ایک مربی نوید خاور صاحب نے فون اُٹھایا ان سے درخواست کی کہ ہمیں گائیڈ کریں کہ کون سا رستہ لے کر ہم پیڈرو آباد پہنچیں۔ مربی صاحب نے ماشاء اللہ انتہائی منجھے ہوئے طریق پر ہمیں تمام رستہ مسجد تک بتا دیا۔ اور کہا کہ دو سے اڑھائی گھنٹوں تک آپ لوگ مسجد تک پہنچ جائیں گے، الحمراء سے غرناطہ شہر کے اندر سے گزرنے کا خوف ہم پر تھا کہ ملاغا کی طرح کہیں اندر ہی نہ کھو جائیں، مگر خدا کے فضل سے یہاں کسی سے مدد لینے کی ضرورت نہ پڑی اور بہت جلد ہم نے قرطبہ کی طرف جانے والی موٹروے پکڑ لی۔

کچھ دیر میں اندھیرا چھا گیا۔ اجنبی ملک اجنبی رستے، گاڑی کی رفتار ذرا ہلکی رکھی مگر کہیں بھی کوئی مشکل نہ پڑی، جیسے مربی صاحب نے فرمایا تھا کہ پیڈرو آباد آ کر فلاں پٹرول پمپ سے کسی سے مسجد بشارت کا پوچھ لینا۔ جب ہم پیڈرو آباد میں داخل ہوئے گہری رات تھی چھوٹا سا گاؤں ہونے کی وجہ سے کوئی خاص روشنی بھی نہ تھی۔ بالکل اس سڑک پر پہنچ کر سامنے سے ایک خاتون آتی نظر آئی اس سے پوچھنے کے لئے، moskita bisharat، ابھی لفظ منہ سے نکالا تو اس نے فوراً ہاتھ سے اشارہ کر دیا کہ سیدھا اور پھر دائیں۔ تقریباً ساٹھ ستر میٹر سیدھا اور دائیں کو ہو گئے۔ چند میٹر کے بعد ایک دم احساس ہوا کہ یہ تو مسجد سامنے ہے مسجد کے مینار نظر آ رہے ہیں، اندھیرا گہرا ہونے کی وجہ سے اور فاصلے کا تعین نہ ہونے کی وجہ سے یہ احساس نہیں تھا کہ ایک دم مسجد ہمارے سامنے ہوگی۔ ہم نے گاڑی آگے بڑھائی اور مسجد کی سڑک سے گزر کر گیٹ کے اندر پہنچ گئے۔ جتنی خوشی ہمیں مسجد کے اندر پہنچ کر ہوئی اس کا بیان مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے شکر اور احسان سے آنکھیں بھر بھر جا رہی تھیں۔ خاکسارہ کے لئے یہ لمحات ایک اور لحاظ سے بھی جذباتی تھے، وہ اس طرح کہ خاکسارہ کے والد صاحب (کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد ربوہ) مسجد کے سنگِ بنیاد کے وقت اسپین میں اس تقریب میں شامل ہونے آئے تھے، 1984 میں جب خاکسارہ اپنی والدہ کے ساتھ لنڈن پہلے جلسے میں شرکت کے لئے آئی تو، والد صاحب نے ہمیں بہت تاکید کی کہ اسپین ضرور جانا ہے، اس کے بعد بھی والد صاحب بار بار مجھے اسپین جانے کے لئے کہتے رہے۔ کیونکہ وہ خود زمیندار تھے، اس لئے ان کو یہاں کا کاشتکاری نظام سب سے زیادہ بھایا تھا، واپس جا کر انہوں نے ایک سفرنامہ لکھا تھا، جو الفضل ربوہ نے دو اقساط میں چھاپا تھا، اور قارئین نے اسے بہت پسند کیا تھا۔

گو کہ مسجد بنے کئی برس گزر چکے ہیں۔ مسجد کے سنگِ بنیاد اور تعمیر کی تکمیل کے بعد افتتاح کی ساری خوشیاں بھی جماعت کے ساتھ منا چکے ہیں۔ مگر اس مسجد میں پہلی دفعہ آنا اپنی ذات میں ہمارے لئے ایک جشن کی خوشی سے کم نہیں تھا۔ ہم نے بہر حال خدا کا یہ فضل مسلمانوں کے اسپین میں زوال کے سات سو سال کے بعد پہلی دفعہ اپنی آنکھوں سے محسوس کیا تھا۔ مسجد میں جا کر تحیۃ المسجد کے دو نفل ادا کئے۔ خادم مسجد محمد ادریس صاحب نے بہت مزے کا کھانا کھلایا۔ مربی صاحبان اور ان کے اہلِ خانہ سے ملاقات کی۔ مربی مکرم ندیم عبداللہ صاحب کے ساتھ کچھ دیر گفتگو کا موقعہ ملا، ان سے پیڈرو آباد کا جغرافیہ، اسپین کی تجنید، اسپین میں مربیان کی تعداد، نو مبایعین، تبلیغی مواقع وغیرہ کی چھوٹی چھوٹی باتوں کی معلومات لینا ہمیں بہت اچھا لگا۔ ان کے ذہین اور لائق بچوں سے مل کر طبیعت بہت خوش ہوئی۔ صبح کیونکہ ہم نے قرطبہ کی جامع مسجد دیکھنے جانا تھا، لہٰذا ہم نے مربی صاحب سے درخواست کی انہوں نے کاغذ پر نقشہ بنا دیا۔ ویسے تو ساری دنیا کی ہر جماعت کی بنی ہوئی مسجد میں جانا ہمیں اچھا لگتا مگر اسپین کی مسجد کی بات ہی اور تھی اس کے لئے کم از کم ہمارے جذبات کچھ اور تھے اور ہم اسے دیکھ بھی پہلی بار رہے تھے۔ فجر کی نماز جماعت کے ساتھ لجنہ کے ہال میں ہی پڑھی۔ ناشتے کے بعد مسجد کے صحن میں نکل کر چاروں طرف سے مسجد کے حسن اور خدا کے فضلوں کا نظارہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے سنگِ بنیاد اور افتتاح کے نظارے آنکھوں کے سامنے آتے رہے اور ان کے خوشی اور تشکر سے بھرے خطبات کانوں میں گونجتے رہے۔ مکرم محترم کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم کو یاد کیا۔ ان کے لئے دل سے بے اختیار دُعائیں نکلیں۔ جن کی قربانیوں اور محنتوں کی وجہ سے آج ہم اس مسجد میں کھڑے تھے۔ مسجد کے صحن میں مالٹے لیموں اور سنگترے لگے ہوئے تھے

صبح صبح کا منظر بہت ہی بھلا لگ رہا تھا۔ مسجد قدرے اوپر ٹیلے پر ہے۔ نیچے سے موٹروے گزرتی ہے۔ سارا نظارہ کرنا بہت ہی اچھا لگا۔ وہاں سے ہم قرطبہ کے لئے نکلے، صرف بیس پچیس منٹ کے اندر اندر ہم قرطبہ شہر کے اندر دریا کے کنارے پر تھے۔ دریا کے پار سرخی مائل اینٹوں کی بنی عمارت نظر آرہی تھی، میناروں سے اندازہ ہو گیا کہ یہی وہ جامع مسجد ہے۔ جس کی عظمت کی دھوم ہم بچپن سے سنتے آئے ہیں۔ ہمارا سفینہ دریا کے دوسری طرف آ کر کھڑا ہوا تھا۔

ہم نے سڑک کے کنارے پارکنگ ڈھونڈی گاڑی کھڑی کی اور وہاں سے چلتے ہوئے پُل کے اوپر پہنچ گئے معلوم ہوا کہ پہلے ٹکٹیں خریدنا ہیں، ٹکٹوں والی کھڑکی سے بات کر کے مایوسی ہوئی اس کی ٹوٹی پھوٹی انگلش میں ہمیں یہ سمجھ آئی کہ مسجد بند ہو چکی ہے صرف کیتھڈرل کھلا ہے اور مسجد شام ساڑھے پانچ بجے کھلے گی۔ سخت مایوسی ہوئی کہ مربی صاحب نے تو یہ شیڈول نہیں بتایا تھا۔ اسی فکر میں تھے کہ ہم میں سے ایک کو خیال آیا کہ ساتھ والا ابھی ایک کاؤنٹر ہے گو کہ وہ ٹکٹیں نہیں بیچ رہا۔ مگر اس سے پوچھ لینا چاہئے، اسنے صاف شستہ انگلش میں بتایا کہ، اسی وقت ٹکٹیں لو اسی وقت سے داخلہ کھلا ہے، اور پانچ بجے کے قریب بند ہوگا۔ ہم پہلے والے کاؤنٹر کے متعلق یہی سمجھے کہ اس کو انگلش نہیں آتی ہوگی اس لئے صحیح نہیں بتا سکا، بہر حال ہم ٹکٹیں لے کر اندر داخل ہوگئے،

ہم تو مسجد قرطبہ دیکھنے گئے تھے، مگر شروع میں ہی دائیں طرف ایک شوروم کیطرح جگہ جگہ رکھے سنہری بت نظر آگئے، جن میں عیسائیت اور تثلیث کے تمام عقیدے تصویری اور مجسماتی انداز میں سجائے ہوئے تھے، مسلسل مزید بتوں کو سجانے کا کام بھی ساتھ ساتھ جاری تھا۔ غالباً یہاں مسجد کی محرابیں ہونگیں، جہاں قرآنی آیات، اسمائے الٰہی لکھے ہونگے، انتہائی اذیت اور تکلیف سے پھِسلتی سی نظر گزاری ایک تکلیف دہ احساس ہوا کہ ہم کہاں آ گئے ہیں، ایک طرف، مسجد کی محرابیں، ستون اونچی مضبوط چھتیں ایک طرف عیسائیوں کے بت، ہم تیزی سے چلتے ہوئے آگے نکل گئے، اسی طرف آگے جا کر چند میٹر کا ایک نمونہ جامع مسجد کی عظمت کا بچا کر رکھ دیا گیا تھا۔ اس کے گرد سلاخوں کا پہرا تھا، اس کی فلاسفی سمجھ نہیں آئی۔ کچھ دیر کے لئے، جلتے ہوئے ذہن پر ٹھنڈے قطرے پڑے۔ اس جگہ کھڑے ہو کر بار بار ہر زاویئے سے اس کی تصاویر لیں۔

ایک عجیب بات دیکھنے میں آئی کہ ہم تو مسلمان تھے ہم نے تو اس جگہ وقت لگانا ہی تھا، مگر دوسرے لوگ بھی سب یہیں اکٹھا ہو رہے تھے، حیرت اور دلچسپی کے ساتھ اسے دیکھ رہے تھے تصاویر لے رہے تھے، ایک چینی گروپ کو دیکھا جسے ان کا گائیڈ نہ جانے کیا بتا رہا تھا، بھلا کیا بتا رہا ہوگا، کہ یہ عظیم عمارت عرب مسلمانوں کی یادگار ہے انہی عرب مسلمانوں کی جن کو آج عجیب عجیب نام دئے جاتے ہیں۔ بات بات پہ دہشت گرد پکارا جاتا ہے۔ آخر بتانے والا کتنا زیادہ تاریخی حقائق چھپاتا ہوگا، یہ بھی تو بتاتا ہوگا کہ عیسائی اب ان کی اس عظمت کو بتوں اور مجسموں کے ذریعے چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ درمیان میں چند میٹر پر مشتمل قدیم مسجد کی محراب اور آیات پر مشتمل یعنی جیسا کہ وہ اس زمانہ میں تھا نظر آیا۔ اس کے گرد No entry کی سرخ پٹی لگا کر اس کے قریب جانے کا رستہ بند کر دیا گیا تھا۔ نہ جانے اس میں اربابِ اقتدار کی کیا حکمت تھی۔ کچھ اور آگے جا کر ایک چبوترہ سا دیکھنے کو ملا ہوسکتا ہے۔ امام کے خطبہ دینے کا مقام ہو اس علاقے کو بھی اس انداز سے نیا کیا جا رہا تھا کہ دیکھنے والے کو لگے کہ یہ ابھی ابھی بنایا جا رہا ہے۔ اصل میں تو اب ہمارے دیکھنے کی کوئی چیز ہی نہیں تھی۔ ہم جلدی سے وہاں سے نکل آئے۔

ہم کیا دیکھنے آئے تھے؟ کیوں آئے؟، یہ سوال بار بار ذہن اور دماغ کو جھنجوڑ رہے تھے۔ ہم پر پہلا تازیانہ اس وقت پڑا جب ٹکٹ دکھاتے ہوئے ہم نے مسجد کی بات کی کہ اسی ٹکٹ میں ہی ساری مسجد دیکھنا ہے، کیونکہ باہر کیتھڈرل کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ مسجد کے گیٹ پر کھڑے ٹکٹ چیکر نے ہمارے نقابوں کو دیکھا، مسکرایا اور کہنے لگا کہ اب یہ مسجد نہیں اس کا نام اب کیتھڈرل ہے۔ خون کا گھونٹ بھر کر آگے چل پڑے۔ دوسرا تازیانہ اس وقت پڑا جب ہم میں سے ایک نے فرش پر بیٹھ کر کیمرہ الٹا کر کے مسجد کی چھت کی تصویر لینا چاہی۔ ایک سکیورٹی والے نے فوراً یہ کہہ کر اٹھا دیا کہ یہ چرچ ہے اور اسمیں فرش پر بیٹھنا منع ہے۔ اس وقت ہم نے جانا کہ وہ ٹکٹ بیچنے والا ہم سے یہ کہہ رہا تھا کہ مسجد کا وجود اب ختم ہو چکا ہے اب جو بھی ہے اس کا نام کیتھڈرل ہے جو کھلا ہے اور پانچ بجے بند ہوگا، مگر اپنی ناقص انگلش کی وجہ سے ہمیں صحیح سمجھا نہیں سکا۔ خیر وہ سکیورٹی والا آدمی ہم سے پیچھے ہٹا ہی نہیں۔ ہمیں باہر تک چھوڑنے آیا، باہر نکلے تو ایک اور تازیانہ ہمارا انتظار کر رہا تھا، مسجد کے احاطے سے نکل کر باہر آئے تو اچانک چرچ کی گھنٹیاں بج اٹھیں اس بات کے لئے تو ذہن بالکل تیار نہیں تھا۔ یہاں کھڑے ہو کر علامہ اقبال کی نظم قرطبہ یاد آئی۔ ایسے تو نہیں علامہ اقبال نے تڑپ کر یہ نظم لکھی تھی۔ جب تک اسے آنکھ سے دیکھا نہیں تھا، اتنا احساس نہیں تھا، مگر اب یہ خیال آ رہا تھا کہ کیوں آئے مسجد کو نہ ہی دیکھا ہوتا تو اچھا تھا۔ خوش فہمی ہی رہتی کہ یہ ہمارے اسلاف کا ورثہ ہے اور ہمارا ہے۔ انتہائی بوجھل دل لئے ہم وہاں سے نکلے، ذہن اتنا پریشان تھا، کہ اب آگے ملاغا جانے کو دل نہیں چاہا، مسجد فون کیا کہ ہم واپس آ رہے ہیں، ایک رات اور قیام کریں گے۔ مسجد جا کر ہمیں اس تحفظ اور خود اعتمادی کا احساس ہوا جو قرطبہ کے ماحول نے ہم سے چھینا تھا، اللہ کے حضور حاضر ہو کر روئے گڑگڑائے اور اس باری تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ اے مالک تیرے عجیب کام ہیں۔ تو نے مسجد بھی دی ہے تو بالکل ہی قرطبہ کے پاس کہ وہاں سے اذیت ناک تصور لے کر آؤ تو مسجد بشارت آگے پناہ دینے کے لئے باہیں پھیلائے کھڑی ہو، رات مسجد بشارت کی پناہ میں گزار کر صبح مربی صاحب سے جبل الطارق کا روٹ پوچھ کر مسجد بشارت کو خدا حافظ کہہ کر اگلی منزل کی طرف ہو لئے اب جبل الطارق ہمارے مشن کی آخری کھڑکی تھی جسے ہم کھٹکھٹانے چل پڑے۔

مسجد سے ہم نے صبح نمازِ فجر کے بعد سفر شروع کیا، ابھی سارا پیڈرو آباد کہرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ تیس کلو میٹر کے بعد قرطبہ شہر ہمارے رستے میں پھر آ گیا، دور سے ہی مسجد کے میناروں کو ایک نظر دیکھا ٹھنڈی آہ بھری اور مسجد بشارت کا روح افزا تصور ذہن میں لا کر اس دردناک تجربے سے چھٹکارا پانے کی کوشش میں اسپین کی فضاؤں کے نظارے کرنے میں لگ گئے ابھی سورج بہت دور تھا ایک خوبصورت منظر جو اب تک نظر آیا وہ پوٹھوہاری زمین میں کہرے اور دھند سے لپٹا ہوا سفید مکانات اور عمارات پر مشتمل گاؤں نظر آتا ایسے لگتا جیسے خالی زمین کے درمیان میں کسی نے اٹھا کر سفید عمارات رکھ دی ہیں جو آہستہ آہستہ دھند کے پردے سے سر باہر نکال رہی ہیں۔ مزے کی بات ہے کہ ساری عمارتیں ہی سفید تھیں، یا ہوسکتا ہے سفید کے علاوہ دوسرے اتنے ہلکے رنگوں میں ہوں کہ صبح کی دھند میں سفید نظر آ رہی ہوں، بہر حال ابھی تین، چار گاؤں ہی ایسے آئے تھے کہ گاڑی میں گڑبڑ ہوگئی، گاڑی کا کلچ بالکل جواب دے گیا۔ بہر حال کمپنی والوں کو فون کیا گیا۔ پہلے ٹیکسی پر ہمیں Sivilla تک جانا تھا وہاں سے ہمیں کمپنی سے نئی گاڑی لے کر اپنا اگلا سفر جاری رکھنا تھا۔ اس علاقے سے جہاں سے ہماری گاڑی خراب ہوئی، اگلی گاڑی تک

تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کا فاصلہ تھا، سارا علاقہ زیتون کے باغات سے سجا ہوا تھا، یہ علاقہ ملاغا سے غرناطہ تک کے رستے والے علاقے سے قدرے ہموار تھا۔ اس میں ٹیلے تو تھے مگر اتنے اونچے نہیں تھے۔

Sivilla سے جا کر نئی گاڑی لی، اب روٹ بدل گیا تھا، جو رستہ مربی صاحب نے بتایا تھا وہ تو گاڑی کی خرابی کی نذر ہو گیا، جس سے گاڑی لی اس خاتون سے آگے کی راہنمائی مانگی اس نے ہمارے ہاتھ میں نقشہ دیا اور رستہ سمجھا دیا۔ ہم اس کے بتائے ہوئے رستے پر چلتے رہے۔ ہمارے خیال کے مطابق، الحمراء کی طرح جبل الطارق کا بورڈ ہونا چاہئے تھا۔ جو نظر آنے میں ہی نہیں آ رہا تھا۔ نقشے کے مطابق ہم جا تو ٹھیک رہے تھے مگر جبل الطارق کا نشان کہیں نہیں تھا۔ اس گھبراہٹ میں ہم نقشہ بھی الٹا سیدھا پڑھ رہے تھے۔

اب چھوٹے شہر کے اندر کی سڑکیں شروع ہو چکی تھیں۔ اپنے سفر کے ایک آدھ دن تو ہم کسی سے رستہ پوچھتے ہوئے پہلے یہ پوچھتے تھے کہ ارے بہن یا بھائی تمہیں انگلش آتی ہے۔ پھر بات کرتے تھے۔ ایک مقام ایسا آ گیا کہ ہم نے سوچا ہمیں کیا لگے انگلش آتی ہے یا نہیں، ہم نے کوئی ان سے شیکسپیر کے ڈرامے سننے ہیں، نہیں آتی تو نہ آئے ہمیں کون سا اسپینش آتی ہے۔ ہاتھ کس لئے ہیں۔ رستہ پوچھ رہے ہیں۔ آتا ہو گا تو بتا دیں گے۔ لھٰذا اب ہمارے پاس وقت کم تھا۔ بہت سارا وقت تو ہمارا ضائع ہو چکا تھا۔ اب ہمارے رستہ بھولنے کا صاف مطلب تھا کہ جبل الطارق دیکھنے سے رہ گیا۔ ہم نے ہر رنگ، نسل، شکل قسم، پیشے اور عمر کے انسان سے اس دن اپنے رستے کی تصدیق کروائی، آفرین ہے اس قوم پر مجال ہے کسی کے ماتھے پر بل آیا ہو، ہم نقشہ اسکے آگے رکھ دیتے جس پر جبرالٹر لکھا ہوتا یا محض جبرالٹر کا لفظ ہی بولتے۔ مخاطب فوراً ہاتھ کے اشارے سے ہمیں۔ چوک، چوک کی گولائی، دائیں، بائیں، سائین بورڈ، چھوٹی سڑک، ہائی وے، غرض سب کچھ ہی سمجھا دیتے۔ یہ تجربہ ہمیں یہاں ہی نہیں ہوا بلکہ پہلے تین دن بھی ہم نے اس قوم کو جغرافیئے سے خوب واقف پایا اور کوئی ایسا تجربہ ہمیں نہیں ہوا کہ کسی نے منہ بنایا ہو یا بیزاری کا اظہار کیا ہو، ہمارے ہاں تو یہ عالم ہے کہ راہ چلتے کسی کو روک لو، مجال ہے کوئی تمہاری بات سنے گا۔ اور جغرافیئے کے علم کا یہ حال ہے کہ۔ اوسلو میں رہنے والوں نے اگر ھنی فوس جانا (اوسلو سے ساٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک شہر ہے) ہو تو اسکے بالکل مخالف سمت میں واقع درامن شہر کے لوگوں کو کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم تمہارے علاقے میں آ رہے ہیں۔ ان کو بتایا جائے کہ درامن اور ھنی فوس میں اسّی کلومیٹر کا فاصلہ ہے تو کہتے ہیں۔ پھر کیا ہوا ساتھ ساتھ ہی تو ہیں۔

اسپینش لوگوں کے جغرافیائی علم سے ہم کافی متاثر ہوئے۔ اچھا ہوا ہم رستوں کے متعلق بالکل تہی دست تھے۔ اس سے اسپینش لوگوں کی ایک اور خصوصیت ہم پر کھل گئی۔۔ بہر حال اپینش لوگ ہمارے ہر امتحان میں پورا اترے اور ہم تقریباً پانچ بجے کے قریب پارکنگ میں جا کر کھڑے ہوئے۔ بھاگم بھاگ بارڈر پر پہنچے معلوم ہوا کہ اب اوپر جانے والی لفٹ چیئر بند ہو چکی ہے کوئی ٹیکسی لینا پڑے گی۔ ایک ٹیکسی کروائی جس نے ہمیں جبل الطارق کے اوپر لے کر جانا تھا۔ ٹیکسی والے نے بھی وقت کی نزاکت کے احساس سے ہم سے منہ مانگی قیمت لی۔۔ دو منٹ تک ٹیکسی والا خاموش رہا پھر بے چارے سے خاموش نہ رہا جا سکا۔ ہمیں ہندوستانی اور لندن سے آمدہ مہمان سمجھ رہا تھا، غلطی درست کروانے پر اسے اپنی میز بانی کے فرائض کا زیادہ احساس ہونے لگا۔ سب سے پہلے ہمیں وہ پہاڑ کی اس سطح پر لے گیا جہاں، روایات کے مطابق، طارق بن زیاد کی کشتیاں آ کر لگی تھیں۔ ٹیکسی والے نے ہمیں بتانا شروع کیا کہ وہ دیکھو سامنے مراکش ہے جو صرف 129 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہاں سے ایک عرب طارق بن زیاد آیا تھا۔ اس نے اپنی کشتیاں جلائیں۔ جو la اور al سے لفظ شروع ہو رہے ہیں وہ عربی سے ماخوذ ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اپنی دانست میں وہ ہمیں معلومات دے رہا تھا۔ دل چاہا اسے یہ کہہ کر خاموش کروا دیں۔ ارے بھیا ہمیں پڑھاتے ہو، ہم تو پالنے میں تھے جب سے کشتیاں جلانے کا محاورہ ہمارے کانوں میں ڈالا گیا تھا۔ ہم تو۔۔

طارق اک جرنیل ہمارا فتح کیا اسپین کو جس نے
لشکر لے کر ساحل پر پہنچا تو وہ فوج سے بولا
ساتھیو! اب یہ ملک ہمارا ہوگا !
اس میں رہیں گے اسمیں مریں گے

کی طرح کے ترانے اور نغمے سن سن کر بڑے ہوئے ہیں۔۔

ہم کہنا تو اسے بہت کچھ چاہتے تھے، مگر ایک مشکل تھی کہ انگلش جبرالٹر کی زبان ہے۔ اور یہ شخص بڑی شستہ انگلش بول رہا تھا۔ اور ہمیں یہ ساری باتیں کرنے کے لئے بہت سی انگلش اکٹھی کرنا پڑتی تھی۔ لہٰذا عافیت خاموشی میں ہی سمجھی۔ الٹا اس پر اعتراض کر دیا کہ یہاں کس کا مجسمہ سجایا ہوا ہے، طارق بن زیاد کا کیوں نہیں بنایا، اس نے مشکل سی انگریزی میں جواب دیا جو ہمیں سمجھ نہیں آیا۔

پہاڑی کی اس سطح سے ابھی ہم نے بہت اوپر جانا تھا۔ پتلی سڑک جو پہاڑی میں بل کھاتی اوپر ہی اوپر جا رہی تھی۔ جہاں ہمیں ٹیکسی ڈرائیور لے کر گیا تھا، وہ یک طرفہ رستہ تھا، اس کے بیان کے مطابق یہاں صرف ٹیکسی ہی کو اجازت ہے۔ بالکل اوپر کی چوٹی پر جا کر اس نے ٹیکسی کھڑی کی، وہاں بندروں کا راج تھا، گورنمنٹ کی اجازت سے وہاں بندر رکھے ہوئے تھے، تقریباً دوسو کے قریب بندر تھے۔ ٹیکسی ڈرائیور نے جیب سے مونگ پھلی نکال کر دی کہ انہیں کھلانا چاہو تو کھلاؤ، جس میں اتنا جگرہ تھا اس نے یہ مہمان نوازی نبھائی، ہماری تو جانوروں کو دیکھتے ہی، جان ہوا ہو جاتی ہے۔ وہاں کھڑے ہو کر نیچے گہرائی میں شوریدہ موجوں کو دیکھنا اور سننا بہت کچھ یاد دلا رہا تھا۔ یہاں کچھ دیر سانس لے کر اپنی نفسیات خود ہی سمجھنے کی کوشش کی!

اصل میں ہم کسی غیر سے یہ سننے کے لئے تو تیار تھے کہ جبرالٹر کی سیاسی اقتصادی اور معاشی حیثیت کیا ہے یا کم از کم اس کی ذاتی معلومات کی قدر ہم کر سکتے تھے مگر، یہ نہیں کہ وہ ہمیں انجان سمجھ کر طارق بن زیاد کے متعلق معلومات فراہم کرے! عربوں کی آمد کی تاریخ ہم اس سے کیوں سنتے۔ ہم کیوں نہ اسے فخر سے بتاتے کہ یہ ہمارے آباء تھے جو عقابی نظریں اور شیر کا جگرہ رکھتے تھے۔ جو بادلوں کے ساتھ اڑتے ہوا کے ساتھ تیرتے ہوئے آئے اور اندلس کی چھاتی پہ اپنے آہنی پنجے جما دئے۔

ہمیں خود معلوم ہے ہمارے بڑے کون تھے، کہاں سے آئے، کس نے ان کو بھیجا، کس تحریک سے متحرک ہو کر تیرتے ہوئے یہاں پہنچے، یہاں کیسے اپنے پاؤں جمائے۔ کیسے کیسے عظمتوں اور ترقیوں کے مینار کھڑے کئے۔ ہمیں سب یاد ہے ذرا ذرا، تاریخی حقائق اور کیفیات سے گزرنے والے مراحل کی ہر دہائی یاد ہے، یہاں سے سارے یورپ میں پھیلنے والے علم، ترقی، آگہی، شعور، کو سماجی، ذہنی،، فنی، اور قلبی جلا پہنچانے والے اسی سرزمین میں تو پیدا ہوئے تھے۔ ہم کون سا ان کو بھولے ہیں کبھی! چٹان کی پچھلی طرف کی سر پٹختی موجیں جو عجیب ہیبت کا نظارہ دے رہیں تھیں کو دیکھ کر،۔ اپنے ہی کہے ہوئے ایک لمبی نظم کے اشعار یاد آ گئے۔

لے دیکھ یہ جبل الطارق ہے۔ یہاں ہیبت ہے ان شیروں کی
جو صحراء نشینوں کے صدقے۔ ٹھوکر پہ زمانہ لے کے چلے

اس بلند و بالا چٹان سے واپس آتے ہوئے اس کے دائیں طرف قدرے نیچے ایک قدیم محل تھا، اس نے بتایا کہ اسے عربوں نے 1333ء میں بنایا تھا، اسکے بعد اسپینش لوگوں نے اسے لے لیا، ایک وقت میں یہ برطانیہ کے قبضہ میں رہا، اب یہ ہمارے پاس ہے۔

کچھ نیچے آ کر ایک چٹان کے پاس اس نے گاڑی کھڑی کی وہ اوپر سے نظارہ کرنے کی جگہ تھی اور بھی لوگ وہاں سے نیچے اسپین کی طرف کا نظارہ کر رہے تھے۔ ہمیں ڈرائیور نے بتایا کہ نیچے دیکھو یہ بات تم لوگوں کے لئے نئی ہوگی، نیچے ایک ہوائی جہاز کھڑا آہستہ آہستہ رینگ رہا تھا، معلوم ہوا کہ یہ جہاز کا رن وے ہے، جو دونوں ملکوں کی مشترکہ گزرگاہ پر ہے، جب جہاز نے اُڑنا ہوتا ہے تو دونوں طرف کی ٹریفک بند ہو جاتی ہے۔ اور اسی سڑک پر جہاز اڑنے کے لئے بھاگتا ہے اس کے سامنے سمندر ہوتا ہے۔ اس سے پہلے وہ فضا میں اُڑ جاتا ہے۔ جہاز کے بعد اشارہ کھل جاتا ہے اور دونوں ملکوں کی ٹریفک پھر چلنا شروع ہو جاتی ہے۔

ایک بات ہم نے اس کی باتوں کے دوران محسوس کی کہ تمام گفتگو میں وہ ڈرائیور اپنے آپ کو اسپینش لوگوں سے برتر ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ یہ بات ہمارے لئے نئی نہیں تھی ہم تو جس ملک میں رہتے ہیں، وہاں مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں، جو ہر ایک اپنے آپ کو اپنے ہمسائیہ ملک اور اس کے باشندوں سے برتر ثابت کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ہمیں جبرالٹر کے متعلق جو معلومات دیں۔ وہ کچھ یوں تھیں کہ عربوں کی حکومت ختم ہونے کے بعد انگلش لوگ ہمارے علاقے کو اپنے اندر شامل کرنا چاہتے تھے مگر پہلے اسپینی حکومت نے مقابلہ کر کے اسے اپنے ساتھ ملایا۔ مگر ہم جبرالٹر میں رہنے والے انگلینڈ یا اسپینی کسی کی بھی عملداری پسند نہیں کرتے، ہمیں علاقہ تو مل گیا مگر لوگ نہیں تھے، پھر ہم مراکش جا کر عرب لے کر آئے اور ان کو یہاں آباد کیا۔ اس نے یہ بات دو تین دفعہ کہی، ہم سے بھی رہا نہیں گیا۔ پوچھا، کیا تم ان لوگوں کو غلام بنا کر لائے تھے۔ نہیں! نہیں! ہم آبادی کے لئے لائے تھے۔ جواب ملا۔ ڈرائیور کے ساتھ گفتگو میں کچھ جغرافیائی حقائق اور کچھ اس کے اپنے خیالات جوڑ کر اس کا لب لباب یہ نکلا کہ۔

جبرالٹر کی آبادی پچیس ہزار کے قریب ہے جس میں چار ھزار کے قریب عرب ہیں۔ ایک ھزار کے قریب دوسری قوموں کے لوگ ہیں۔ جبرالٹر برطانیہ کی عملداری میں ہے۔ لیکن اس کے عوام اپنے آپ کو آزاد اور خود مختار سمجھتے ہیں۔ اس کی اقتصادیات کا دارومدار، سیاحت اور جہاز رانی پر ہے۔ کچھ تعداد امراء کی ہے، باقی آبادی متوسط طبقے پر مشتمل ہے، واپسی پر رات ہو چکی تھی۔ ہم گاڑی میں بیٹھ کر شہر سے نکلے۔ جلد ہی ملاغا کی سڑک مل گئی، اندھیرا گہرا ہو چکا تھا، سڑکوں کے گرد کھمبے تو بہر حال نہیں تھے مگر eyecats (سڑک پر جگہ جگہ روشنی منعکس کرنے کی پٹیاں) لگی ہوئی تھیں۔ یہ پٹیاں ویسے تو عام طور پر سڑکوں کے کنارے لگی ہوتی ہیں، مگر یہاں تو حساب کچھ اور تھا۔ غرناطہ سے پیڈ رو آباد جاتے ہوئے ہمیں بار بار، دور کے فاصلے والی گاڑی کی بتی جلانی پڑتی تھی۔ مگر یہاں یہ مشکل پیش ہی نہیں آئی۔ اور پھر جو رستہ میں ہمیں بڑے شہروں کی بتیاں دیکھنے کا نظارہ ملا، یہ کم از کم ہمارے قافلے میں شامل سب لوگوں کے لئے بہت ہی حیرت انگیز اور خوبصورت تھا، روشنیوں کا ایک جنگل تھا، ایسے جیسے درختوں سے روشنی ابل رہی ہے۔ کوئی خاص جگہ نہیں بلکہ سڑک سے گزرتے تمام کا تمام شہر ہی روشنیاں پھینک رہا تھا، ایسے جیسے جگہ جگہ روشنیوں کے فوارے چل رہے ہوں۔

حیرت اس لئے ہوئی کہ ہم بھی، دنیا کے امیر ترین ملک میں رہ رہے ہیں، جہاں تمام ملک میں موٹروے کے دونوں اطراف میں بجلی کے کھمبے لگے ہوتے ہیں۔ مگر شہر کے اندر ایسی روشنی ہم نے کبھی نہیں دیکھی، سارے کا سارا جگمگاتا ہوا شہر تو ہم نے یورپ کے کسی ملک میں نہیں دیکھا۔ جب ہم ملاغا میں داخل ہوئے وہ شہر کی دوسری طرف تھی، ہمیں یقین نہ آیا کہ یہ وہی شہر ہے۔ یہاں بھی بجلی اور روشنیوں کا وہی طوفان تھا۔ پتہ نہیں اتنی روشنی اسپین کے پاس آئی کہاں سے۔

بہر حال ہم تو اسپین کی روشنیوں کو آنکھوں میں بھر کر واپس اپنی رہائش گاہ میں آ گئے اور واپس گھر جانے کی تیاریوں میں لگ گئے۔ واپسی کا جہاز بہت دیر تک نچلی پرواز میں اڑتا رہا یہاں سے زیتوں کے باغات اور ان باغوں کے اندر اندر جاتی پتلی سڑکیں سانپ کی طرح بل کھاتی نظر آ رہی تھیں۔ یوں ہم اپنے آباء کی جدوجہد سے لیا ہوا ملک اندلس کی سرزمین سے خوشی، فخر، دکھ پچھتاوے اور اذیت جیسے جذبات لئے ہوئے واپس آ گئے۔

☆☆☆☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

IISER ADMISSIONS

INDIAN INSTITUTES OF SCIENCE EDUCATION AND RESEARCH

BHOPAL, KOLKATA, MOHALI, PUNE, THIRUVANANTHAPURAM

Introduction

Education and research in science are the foundation of knowledge supremacy, economic prosperity and good health. Taking advantage of latest technological innovations to usher in an era of advanced scientific learning in the country is the primary goal of Indian Institutes of Science Education and Research (IISER). Five IISERs have been established by the Government of India at Bhopal, Kolkata, Mohali, Pune and Thiruvananthapuram. This is a unique initiative in science education in India where teaching and education are totally integrated with state-of-the-art research nurturing both curiosity and creativity in an intellectually vibrant atmosphere of research. The IISERs aim to become science institutes of the highest international caliber. Each IISER is an autonomous institution conducting its own Masters and Doctoral programmes. Students are encouraged to work on research projects during the vacation periods in the first four years of their Masters programme in various research institutes outside IISER.

Admission to 5-Year Integrated Masters (M.S.) Programme

Applications are invited for admission to the 5-Year Integrated Masters (M.S.) Programme at IISERs for the academic session 2009-10. Applications are to be submitted online as per the instructions provided on this website. Apply Online between March 6 and April 3, 2009 (for KVPY sream) or between May 30 and June 19, 2009 (for IIT JEE stream). by clicking link given above.

Eligibility Criteria

1. Passed 10 + 2 or its equivalent examination: passed in 2008 or appearing in 2009 and
2. have also qualified in one of the following examinations:

☆ Kishore Vaigyanic Protsahan Yojna (KVPY) SX (2009), SA (2007) and SP streams.

☆ IIT JEE-2009 merit list or extended merit list.

Availability of Seats and Reservations

1. Each IISER will be admitting about 100 candidates. The percentage of seats reserved for different categories as per the Government of India norms are:

☆ 15% for Scheduled Class (SC) category.

☆ 7.5% for Scheduled Tribes (ST) category.

☆ Up to 27% for eligible Other Backward Classes (OBC) category (non-creamy layer)

☆ Remaining seats are available for General category

☆ Up to 3% for Physically Disabled (PD) candidates in all the four categories (General, OBC, SC and ST)

Counseling

Counseling for the admission will be held on May 6, 2009 for KVPY stream applicants and on July 2, 2009 for IIT JEE 2009 applicants simultaneously and concurrently at all IISERs. A non-refundable counseling fee of Rs. 1000 will be charged at the time of counseling. This amount will be adjusted against the tuition fee for selected candidates at the time of admission.

Admission

The list of the selected candidates will be announced after counseling is completed at all IISERs. Selected candidates should deposit full admission fees within 15 days of issue of the offer letter, failing which the offer will be withdrawn.

Dates to remember

	KVPY	IIT JEE
Last date for receiving online applications	Friday, April 3, 2009	Friday, June 19, 2009
Counseling of applicants	wednesday, May 6, 2009	Thursday, July 2, 2009
Last date for payment of fees	Tuesday, June 23, 2009	Friday, July 17, 2009
Commencement of Academic Session	Saturday, August 1, 2009	

......طلباء کے لئے مفید معلومات

KISHORE VAIGYANIC PROTSAHAN YOJNA

(Administered by Indian Institute of Science)

ELIGIBILITY

Basic Sciences

Stream SA: Students joining in the XI Standard (Science Subjects) during the academic year 2008-2009 and having secured a minimum of 75% (65% for SC/ST) marks in aggregate in Mathematics and Science in the X Standard Board Examination.

Stream SB: Students pursuing First Year B.Sc. degree / M.Sc. Integrated (UG Programme) in Basic Sciences during the academic year 2008-2009 and having secured a minimum of 60% (50% for SC/ST) marks in aggregate in Mathematics and Science subjects in the XII Standard Board Examination.

Stream SB+2: "Students of Class 12 (+2) of the academic year 2008 - 2009 who are aspiring to join IISER for Integrated M. S programme for the session August 2009 may also take the KVPY Aptitude Test for the SB Stream provided they secure a minimum of 75% marks (65% for SC/ST) aggregate in Mathematics and Science subjects in X Standard Board Examination

Stream SP(Basic Sciences): Students pursuing XI, XII standard, First or Second year of any UG programme in Basic Sciences during the academic year 2008 - 2009 and having secured a minimum of 60% (50% for SC/ST) marks aggregate in X Standard and XII Standard Board examination may apply **by completing a science based research project**. The report of the project, chosen and executed by the applicant and supervised by a teacher/professional in the relevant field, to be submitted along with the application. Based on the project submitted and scrutiny of application forms, short listed candidates will be called for an interview, which is the final stage of the selection procedure. The interview will be conducted at Indian Institute of Science, Bangalore during the month of December 2008 or first week of January 2009. **Application without the project report will not be considered.**

Note for Students applying for Science Stream SP (Basic Sciences)

This has been started in order to programme to recognize and encourage creative and innovative talent of youngsters pursuing Science. The project carried out as part of this application should be based on novel and innovative ideas. The project can be experimental or theoretical in nature. However, the project must show that the applicant is creative and adventurous, and ready to explore. The project should not merely reflect use of certain techniques or reporting of routine experimentation improvement of an existing product or a technique may be accepted provided such improvement involves original ideas and creativity. One may try to incorporate some addition to the design or practical implementation that improves an existing technique. The main criteria that would be followed for selection for the interview would be originality and innovation. Only after these criteria are met, the level of sophistication and the nature of the project would be taken into consideration.

Olympiad

Students who represent India in the International Olympiads Physics/Chemistry/Biology /Mathematics/Informatics and Astronomy in 2008 will automatically qualify for KVPY Fellowship provided they complete X / XII Standard Board Examination by 2008 and continue studying in science subjects.

Interested students may visit the HBCSE Website: www.hbcse.tifr.res.in

ADMISSION TO IISER'S

(AUTONOMOUS INSTITUTIONS CREATED BY MHRD, GOVERNMENT OF INDIA)

KVPY fellows will be eligible to attend the interview / counselling for admission to five-year Integrated M.S. programme conducted by Indian Institute of Science Education and Research (IISER) Kolkota/Pune/Mohali.

Interested Students may visit the IISER Website:

http://www.iiserkol.ac.in , http://www.iiserpune.ac.in &

IISER Bhopal Transit Campus, ITI (Gas Rahat) Building, Govindpura, Bhopal - 462023 0755-4092316 www.iiserbhopal.ac.in Contact person Prof. S.K. Dogra 0755-4092314 skdogra@iitk.ac.in	IISER Kolkata **IIT Kharagpur Extension Centre,** Block-HC, Sector-III, Salt Lake City, Kolkata - 700106,033 - 64513294 www.iiserkol.ac.in Contact person Prof. Swapan Datta 033-23344115 swapan.sk@gmail.com	IISER Mohali MGSIPA Complex, Sector 26 Chandigarh - 160019 0172 - 2791025-28 www.iisermohali.ac.in Contact person Prof. R. Kapoor 0172 - 2791025 admissions@iisermohali.ac.in	IISER Pune Central Tower, Sai Trinity Garware Circle, Sutarwadi Pashan Pune 411021 020 - 25908001 www.iiserpune.ac.in Contact person Prof. A. A. Natu 020 - 25908052 aa.natu@iiserpune.ac.in	IISER Thiruvananthapuram CET Campus, Thiruvananthapuram - 695016 0471 - 2112836 www.iisertvm.ac.in Contact person Prof. M. S. Gopinathan 0471 - 2597428 gopi@iisertvm.ac.in

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 18105:: میں عابد خان ولد جلیل خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر | العبد عابد خان | گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18106:: میں محمد رفیق ولد فقیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2005ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر | العبد محمد رفیق | گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18107:: میں شیخ دستگیر احمد ولد شیخ چاند پاشا قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال تاریخ بیعت 2004ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر | العبد شیخ دستگیر احمد | گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18108:: میں فاروق احمد ولد شہنشاہ احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2005ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر | العبد فاروق احمد | گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18109:: میں محمد لعل چاند شیخ ولد علی محمد شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر | العبد محمد لعل چاند شیخ | گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18110:: میں علی شیر ولد رمضان خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر | العبد علی شیر | گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18111:: میں احسان خان ولد یاسین خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر | العبد احسان خان | گواہ طاہر احمد

وصیت 18112:: میں ربیع الاوّل ولد انیس الرحمان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر | العبد ربیع الاوّل | گواہ ایم ابوبکر

وصیت 18113:: میں راجو خان ولد خُوا خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر | العبد راجو خان | گواہ قاضی شاہد احمد

وصیت 18114:: میں شیخ اقبال احمد ولد شیخ ناصر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اظہر الدین خان | العبد شیخ اقبال احمد | گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18115:: میں طاہر احمد ٹی ولد صدیق ٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور

ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبد طاہر احمد ٹی گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18116:: میں شیخ حلیم ولد شیخ سمین الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبد شیخ حلیم گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18117:: میں اسراء الحق ولد حبیب الرحمٰن قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 7/9/04 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبد اسراء الحق گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18118:: میں ٹی ہمزہ رشال ولد ٹی معین الدین کٹّی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید احمد لون العبد ٹی ہمزہ رشال گواہ ایم ابوبکر

☆☆☆☆☆☆☆

ایک بزرگ درویش کو صدمہ

افسوس مکرم محبوب احمد صاحب ابن مکرم مستری حاجی منظور احمد صاحب درویش قادیان مورخہ ۱۲؍فروری ۲۰۰۹ء کو اچانک ایک حادثہ سے ۳۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم اپنے کاروبار کے سلسلہ میں گریس میں مقیم تھے۔ ان کی نعش ان کے بھائی قادیان لائے اور بعد نماز عشاء احمدیہ گراؤنڈ میں محترم مولوی جلال الدین صاحب نیر قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ اور ایک بیٹا چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

یاد رہے دو سال قبل ۲۴؍ستمبر ۲۰۰۹ء کو مکرم حاجی منظور احمد صاحب کی اہلیہ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کی بھی وفات ہوگئی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور حاجی صاحب کو یہ عظیم صدمے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ موصوف خود بھی ضعیف اور بیمار رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی صحت اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ (ادارہ)

شکریہ احباب

بہت سے احباب نے خاکسار کے بیٹے عزیز محبوب احمد سمیع کی وفات پر زبانی، تحریری اور ٹیلی فون کے ذریعہ تعزیت و ہمدردی کی ہے اور خاکسار کو اِس صدمہ کو برداشت کرنے میں مدد کی ہے۔ مَیں ان سب کا اِس تحریر کے ذریعہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی جزا دے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور خاکسار کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ (حاجی منظور احمد درویش قادیان)

IISER کی سکیم-طلبا متوجہ ہوں

Indian Institue of Science Education and Research نے ایک بہترین سکیم لانچ کی ہے۔ اس میں طلبا کی Basic Sciences کی طرف توجہ دیتے ہوئے ان کو بچپن سے ہی Research کی طرف مائل کروایا گیا ہے۔

جس میں Kishore Vaigyanik Protsahan Yojana بنائی گئی ہے جس کے ذریعہ طلبا کو دہم جماعت کے بعد ہی M.S کے پانچ سال کے پروگرام میں شامل کیا جا سکتا ہے، اور اُن کے اندر Scientist بننے کی قابلیت کو اُجاگر کروایا جائے گا، اس کے علاوہ بھی مزید پروگرام ہیں۔

ہمارے احمدی طلبا کو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً Research کے میدان میں آنے کی تحریک فرماتے رہتے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی نادر موقع ہے۔ Entrance Exam کی تاریخیں بھی تحریر کی جارہی ہیں۔

IISER کی پروفیشنل ویب سائٹ www.iiser_admissions.in ہے۔

(شیراز احمد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

نوٹ: اس سلسلہ میں تفصیلی معلومات اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں۔

Inter-University Centre for Astronomy and Astrophysics

(An Autonomous Institution of the University Grants Commission)

Post Bag 4, Ganeshkhind, Pune 411007

Phone: 25604100 / Fax: 25604699

VACATION STUDENTS, PROGRAMME

IUCAA invites applications for the nineteenth Vacation Students' Programme (VSP). Students selected under the VSP will spend seven weeks at IUCAA to work on specific research projects under the supervision of the IUCAA faculty. The programme will conclude with seminar presentations of the projects by the participants, a written test, and an interview. Those who perform well will be preselected to join IUCAA as research scholars to do Ph.D. after the completion of their degree and other requirements.

Students who will enter the final year of the M.Sc. (Physics/applied mathematics/astronomy/electronics)/B.Tech./B.E. courses in the academic year 2009-2010 are ligible to apply. Exceptionally bright students with academically proven track record fo third year B.Sc. (Physics/Electronics), or second year B.Tech./B.E. or students of integrated M.Sc.-Ph.D. courses (during the first two years) may also apply.

Applications, in plain paper, giving the academic record of the applicant (including e-mail address) as well as two letters of recommendations from teachers, mailed directly, should reach The Coordinator, Core Programmes, IUCAA, Post Bag 4, Ganeshkhind, Pune 411007 (email:vch@iucaa.ernet.in), by March 9, 2009. The selected candidates will be informed by March 20, 2009 for the programme to be held during May 11-June 26, 2009.

Please contact them and get information even if date has expired.

(Nazir Taleem Sadr Anjuman Ahmadiyya, Qadian)

مکرم سردار محمود احمد صاحب عارف درویش قادیان وفات پا گئے

افسوس مکرم سردار محمود احمد صاحب عارف درویش قادیان مورخہ ۲۵؍فروری ۲۰۰۹ء کو ۸۴ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز صبح ۸ بجے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور قطعہ درویشان بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ادارہ)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 2nd April 2009 | Issue No. 14

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

جو مومن اپنے بھائی کے عیب کو دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا

ہر مومن کو ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کرنے والا بنائے اور ہم ہمیشہ اس کی ستاری سے حصہ پاتے رہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ / مارچ ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن - یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ کا ایک نام ستار ہے جس کے معنے ہیں وہ ذات جو پردے میں ہے اور ستّار العیوب ہے۔ اللہ کی ذات ہی ہے جو غلطیوں اور کمزوریوں کو چھپانے والا ہے اور نہ صرف اللہ تعالیٰ انسانوں کی غلطیوں کمزوریوں کو چھپاتا ہے بلکہ احادیث میں آتا ہے کہ اللہ کو ستر اور پردہ پوشی پسند ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حیاء اور ستر کو پسند کرتا ہے اور کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی پردہ پوشی فرماتا ہے اس بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندے سے پوچھے گا کہ تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا اس سے اقرار کرا کے کہے گا کہ میں نے اس دنیا میں تیری پردہ پوشی کی۔ آج قیامت کے دن بھی پردہ پوشی کرتا ہوں اور جو غلط کام تو نے کئے تھے انہیں معاف کرتا ہوں۔

فرمایا: یہ پیارا خدا ہے جو اپنے بندوں سے اس طرح پردہ پوشی اور مغفرت کا سلوک فرماتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ دوسرے مذاہب میں اللہ تعالیٰ کی ستّاری کا اس طرح ذکر نہیں ملتا جس طرح اسلام پیش کرتا اور یہ تصور اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ جس کا اظہار دنیا میں بھی ہوتا ہے اور اگلے جہاں میں بھی۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں بخش دیتا ہے تو ہم بے لگام ہو جائیں اور جو چاہیں کرتے رہیں ایک حدیث میں آتا ہے کہ مومنوں پر اللہ تعالیٰ کے اس قدر پردے ہیں کہ وہ شمار سے باہر ہیں انسان کی پردہ پوشی فرمانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پردوں میں اسے لپیٹا ہوا ہے۔ ایک مومن گناہ کرتا ہے تو وہ پردے ایک ایک کر کے اس سے ہٹتے جاتے ہیں یہاں تک کہ کوئی پردہ باقی نہیں رہتا۔ پھر اللہ کے حکم سے اس کے فرشتے پروں سے گھیر لیتے ہیں تو کس قدر اللہ تعالیٰ ستاری فرماتا ہے۔ لیکن اگر انسان اللہ کے اس سلوک پر اپنی حالت بدلنے کی کوشش نہ کرے تو اس کے پردے اٹھا دیتا ہے۔ مگر توبہ کرنے کے بعد پھر اس کے پردے واپس لوٹا دیتا ہے بلکہ ہر پردے کے عوض اور پردے عطا فرما دیتا ہے تا کہ اس کی بخشش کے سامان ہوتے رہیں لیکن اگر بندہ توبہ نہ کرے اور گناہوں میں پڑا رہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ کس طرح ہم اس کو ڈھانپیں یہ تو اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہمیں بھی گندہ کر رہا ہے پس اللہ حکم کرے گا کہ اس کو چھوڑ دو اور پھر اس کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر عیب اور گناہ کو جو اس نے اندھیرے میں بھی کیا ہو ظاہر کر دیتا ہے اور اللہ کی پردہ پوشی نہیں رہتی۔ پس ہر مومن کو ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کرنے والا بنائے اور ہم ہمیشہ اس کی ستاری سے حصہ پاتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی ستاری کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش فرمایا کہ: اسلام نے وہ خدا پیش کیا ہے جو جمیع محامد کا سزاوار ہے وہ محسن حقیقی ہے اور رحمان ہے۔ بدوں عمل کے اپنا فضل کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کے ہر عیب معلوم ہوتے ہیں وہ اس کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ اپنے بندے کی حیا رکھتا ہے۔ اگر انسان میں ندامت کا احساس ہو تو اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے حیا اور پردہ پوشی پسند کرنے سے یہ ہرگز مطلب نہیں کہ انسان اپنی برائیوں میں بڑھتا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ کی صفت ستار کے حوالے سے مستقل اس سے دعا مانگتے رہنا چاہئے کہ ہمیں ستاری کی چادر میں ڈھانپ کر رکھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔ اے اللہ میرے ننگ کو ڈھانپ دے میرے اندیشوں کو امن میں بدل دے۔ اے اللہ میری حفاظت فرما ان خطرات سے جو میرے آگے اور جو میرے پیچھے ہیں اور جو میرے دائیں اور میرے بائیں ہیں۔ میں تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں ان خطرات سے جو مجھے نیچے سے اچک لیں۔

فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے حفاظت کے وعدے تھے ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کے۔ یہ دعائیں اصل میں ہمیں سکھائی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس روح کو سمجھتے ہوئے ان دعاؤں کو کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بھی بعض دعائیں پیش کر کے فرمایا یہ دعائیں ہمارا خاصہ ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہیں اور اپنی غلطیوں کو تاہیوں پر نظر بھی رکھتے رہیں اور اللہ کی پناہ میں آتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش بھی کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفت ستار سے فیض پانے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مومن پر کیا ذمہ داری ڈالی ہے۔ اس بارے میں حضور ایدہ اللہ نے چند احادیث پیش کر کے فرمایا کہ: جس نے کسی مومن کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اسے آگ سے بچائے گا فرمایا یہ بات خاص طور پر ان لوگوں کے لئے ہے جو جب تعلقات میں خرابی آجائے تو ایک دوسرے پر الزام تراشی شروع کر دیتے ہیں۔ خاص طور پر جب لڑکے اور لڑکی کے رشتہ میں خرابی آتی ہے تو لڑکے والے لڑکی پر ایسے ایسے الزام لگا رہے ہوتے ہیں جن کو سن کر شرم آتی ہے۔ بعض دفعہ طبیعتیں نہیں ملتیں اور علیحدگی ہو جاتی ہے۔ علیحدہ ہونا الگ بات ہے لیکن گندے الزام لگا دیئے جاتے ہیں حالانکہ ان کے بغیر بھی مدعا حاصل ہو سکتا ہے پس ایک احمدی کو ان باتوں سے بچنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مومن اپنے بھائی کے عیب کو دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ پس ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنے کی بجائے انہیں چھپایا جائے۔ دونوں طرف کے رشتے داروں کو تنبیہ کر دی۔ کہ اپنے مسائل جائز طریق پر حل کرو ایک دوسرے پر الزام تراشی کر کے نہیں۔ اگر تم ایک دوسرے کی پردہ پوشی کرو گے، تعلقات خراب ہونے کی صورت میں تو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے گا۔ ایک حدیث میں فرمایا کہ خدا عیب ظاہر کرنے والے کو آگ میں داخل کر دے گا اور ایک حدیث میں فرمایا کہ عیب پوشی کرنے والے کو جنت میں داخل کر دے گا نہ صرف سزا سے بچائے گا بلکہ انعامات سے بھی نوازے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جس نے اپنے بھائی کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ یہ معیار ایک حقیقی مسلمان اور ایک احمدی کے ہونے چاہئیں۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان برائیوں سے بچنے کا عہد کیا ہے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی پردہ پوشی کرنے اور پردہ دری نہ کرنے کے بارہ میں قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو ظن سے اجتناب کرو یقیناً بعض ظن گناہ ہیں اور تجسس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم سب اس سے کراہت کرتے ہو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرمایا: تجسس خدا کو ناپسند ہے۔ تجسس کے بعد اگلا قدم غیبت ہے اور اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرنے والا ہے اور جن باتوں کی اللہ نے پردہ پوشی کی ہے تم نے تجسس کر کے پہلے ان کو باہر نکالا پھر اس کی تشہیر کر دی اور یہ اللہ کو بہت ناپسند ہے۔ اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو دوسرے کی پردہ پوشی نہیں کرتا اسے میں سزا دوں گا کیونکہ پردہ پوشی نہ کرنا جہاں دوسرے کو بدنام کرنے اور دنیا کے سامنے ننگا کرنے کی وجہ ہے۔ وہاں معاشرے میں اس وجہ سے فساد پھیلے گا اور فتنہ فساد قتل سے بھی زیادہ سخت ہے اور چغلی کرنے والا معاشرے میں فحشاء پھیلانے کا باعث بنتا ہے اور جو فساد پھیلانے والے ہیں ان کے لئے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دردناک عذاب ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آخر میں فرمایا کہ اسلام نے پردہ اور حیا پر بہت زور دیا ہے۔ پس معاشرے کو ہر قسم کے فساد سے بچانے کے لئے اور اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے پردہ پوشی انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی صفت ستاری سے حصہ لینے والے بنے رہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرماتے ہوئے تمام برائیوں سے ہمارے دلوں میں نفرت پیدا کرے اور ہمیشہ نیکیوں کی طرف قدم مارنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد پورا کرنے والے ہوں۔

☆☆☆☆☆